SELF CULTURE KASHI NATH

SELF CULTURE.

ائینہ تہذیب اخلاق

INTELLECTUAL PHYSICAL &., MORAL.

—+:o:+—

اپنے فکرو کوشش سے عقل کو ترقی دینے و تندرستی قایم رکھنے و نیک چال بنانے و فرایض اخلاق کے اداکرنے و عادات نیک ڈالنے کے طبعی واسان طریق ومشق

BY

مصنفہ

جناب بلیکی صاحب بہادر پروفیسر زبان گریک

ایڈنبرایونیورسٹی

PROFESSOR BLACKI OF EDINBURGH UNIVERSITY.

جسکو

TRANSLATED INTO URDU FROM THE ORIGINAL ENGLISH

اپنے ھمو طنوں کو فائدہ پہنچانے کی نیت سے

FOR THE USE OF HIS COUNTRYMEN.

BY

MUNSHI KASHI NATH, KHETRI.

منشي کاشي ناتھہ صاحب کھتري

(سرسا ضلع الہاباد)

—+:o:+—

(SARSA ZILLA ALLAHABAD)

نے ترجمہ کیا

مطبوعہ

منشي گنگا پرسان وورما و برادران پریس لکھنو

دوسري مرتبہ ۱۲۵۰

قیمت ۱۰ آنہ

دیباچہ طبع ثانی

اول جب مین نے اس عمدہ کتاب کے ترجمہ کو مشتہر کیا تھا تو مجھے ذرا یقین نہ تھا کہ عام مین میری اس ناچیز محنت وکوشش کی اس درجہ تک قدر ہوگی - کہ ایک سال کے اندر ہی کل طبع اول کی جلدین فروخت ہو جاوینگی - اور اکثر اعلی بزرگ و علم دوست رئیس نہایت فیاضی کے ساتھ اس غریب کی قدر فرماوینگے - لہذا مجھپر عین فرض ہی کہ ان کل مہربان مربیونکا خصوصاً عالیجناب فیض مآب خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر الدولہ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ و صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب فیروز جنگ سی ایس آئی نائب ریاست ٹونک و صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب و صاحب انسپکٹر مدراس اودھ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے اس کتاب کو بہت پسند فرماکر اپنے علاقون کے کتبخانہ و مدارس کے لیے اسکی بہت جلدین خرید فرمائین اعلی مجلس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اس کتاب کو پسند فرماکر مترجم کی معاونت فرمائی -

دوبارہ طبع کرانے کے قبل بندہ نے ترجمہ کو بخوبی ترمیم و درست کرلیا ہی جو کچھ نقص طبع اول مین رہ گئے تھے حتی الوسع دور کر دیے گئے -

کاشی ناتھ کھتری

سرسا ضلع الہ آباد -
۶ - اپریل ۱۸۸۵ع

مقولہ

اول مجھے یقین تھا کہ علم قوت عظیم ہے۔ اور ہر قسم کی علمی
تعلیم کارآمد و مفید ہوتی ہے۔ مگر اب میرا یہ یقین دور ہو گیا
اور کامل تجربہ سے یہ مجھے دریافت ہو گیا کہ جماعت کی موجودہ
حالت ایسی ہو رہی ہے کہ اگر عقلی و علمی تربیت کے ساتھ
اخلاق و دینداری کی تعلیم نہو تو وہ محض زہر آلودہ ہوتی
ہے۔ اور بجائے فائدے کے سخت ضرر پہونچاتی
ہے۔ فقط

ای۔ او۔ ہیوم۔

بحضور پر اعلیٰ میرے معزز سرپرست و مربی جناب خلیفہ سید محمد حسن خانصاحب بہادر وزیر اعظم ریاست پٹیالہ دام اقبالہ

یہ ہماری نہایت خوش قسمتی کا باعث ہو کہ حضور کی ہمیشہ سچے دل سے خواہش رہتی ہو کہ ہماری زبان مادری کو خاطر خواہ ترقی حاصل ہو اور وہ جلد کارآمد و مفید علوم کی کتب سے مالامال ہو جائے تاکہ بر اعظم ہند کی دوسری زبانون کے مقابل وہ کسی صورت مین کمتر و محتاج نہ شمار کیجاے۔ اس نیت سے حضور اعلیٰ ہمیشہ اردو مصنفون و مترجمون کی علو حوصلگی و فیاضدلی کے ساتھ قدردانی و سرپرستی فرماتے ہین۔ جسقدر زیادہ آنجناب اس غریب مترجم کی امداد و قدردانی فرماتے ہین اُسکے شکریہ مین زبان قاصر ہے۔ حضور اعلیٰ کی فیاضانہ سرپرستی سے میرا شوق علم اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ مین نے قصد مصمم کر لیا ہے کہ جب کبھی افکار معاش سے مہلت و فرصت حاصل ہوگی انگریزی کتب مفید کے ترجمہ کرنے یا انکے تصنیف مین مصروف رہونگا۔

اخیر مین یہ احقر اپنی دلی شکرگزاری کی علامت مین اس نہایت مختصر ترجمہ کو بامید قبول نذر گذرانتا ہے اور خداوند کریم کی بارگاہ مین دست بدعا ہے کہ وہ حضور اعلیٰ کو تندرستی و عمر دراز عطا فرمائے تاکہ اُسکے لاکھون بندون کو ذات بابرکات سے فیض پہونچے۔

۳۰ مارچ سنہ ۱۸۹۳ع۔

خادم فرمانبردار

کاشی ناتھ کھتری

سرسا ضلع الہ آباد

دیباچہ

یہ امر مسلم الثبوت ہی کہ جو کام پابندی اور قاعدہ کے ساتھ کیا جاتا ہی انجام مین درست و صحیح ہوتا ہی۔ کام کا بے قاعدہ ہونا مثل آندھی و طوفان کے ہوتا ہی جس سے صدہا نقصان ہو جاتے ہین۔ ہوا پانی وہی ہین جنپر انسان کی زندگی کا دار ہی۔ مگر بے قاعدہ ہونے کے باعث وہی تباہی کا سبب بنجاتے ہین۔

اسی طرح انسان کی زندگی ہی وہ چند قدرتی و انسانی قاعدون سے محدود ہی پس وہ انسان جو شروع عمر سے اسکی پابندی کرتا ہے۔ نیک شریف و دیندار دلعزیز ہوتا ہی۔ اور اپنے خالق کی غرضین پوری کرتا ہی اور اپنے ہمجنسون مین نیک نام ہوتا ہی۔ اور جو نہین سکھایا جاتا اسکے برعکس ہوتا ہی۔ وہ قواعد صرف عقل ہی سے متعلق نہین ہین۔ بلکہ اخلاق و جسم سے بھی متعلق ہین۔ نہایت افسوس ہی کہ ہمارے اعلی مدارس مین طلبا کی عقل کی درستی کی تو فکر کیجاتی ہی۔

مگر جسم و اخلاق کی درستی کی مطلقا کچھ پروا نہین کیجاتی - اس غفلت سے صدہا
بد نتایج پیدا ہوتے ہین - جو ہمارے نوجوانون کی حالت جسمانی و اخلاق سے صاف
عیان ہین - ملک انگلینڈ وغیرہ مین شروع سے ہی علمی تعلیم کے ساتھ جسم و اخلاق کی
درستی کی خاطر خواہ فکر کیجاتی ہے - وہان اُستاد صرف کتابی علم ہی نہین سکھاتا - بلکہ
جسمانی کثرتین و باہمی برتاو کے قاعدے بھی تعلیم کرتا ہے - قدیم آریہ لوگون مین بھی یہی
دستور تھا -

جناب پروفیسر بلیکے صاحب کی چھوٹی تصنیف مسلمٰی کلچنا جو
اس بارے مین تحریر ہے اُس ملک مین نہایت مشہور ہے - وہ شروع مین ہی بچون کے
ہاتھ مین دیجاتی ہے - اور اپر اسکے قواعد کی پابندی کی تاکید کیجاتی ہے -
اس حقیر نے ایک اعلےٰ بزرگ کا اشارہ پاکر اپنے ہم وطنون کے فائدے کے لیے
اِس نسخہ کا سلیس اردو و ہندی مین ترجمہ کیا ہے - اگر اسکی بدولت میرے
ہم وطنون کو ذرا بھی فائدہ پہونچیگا تو مین اپنی محنت کو رایگان عبث نہ سمجھونگا
وہ میرے واسطے عین باعث فخر ہوگی -
یہ نسخہ اصل اسقدر عمدگی و خوبی کا ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی نے اسکو سال گذشتہ
مین امتحان - بی - اے - اور امسال امتحان - ایف - اے کی تعلیم مین شامل
رکھا ہے - یہ ترجمہ سینٹ پنجاب یونیورسٹی نے قبول و منظور فرمایا ہے -

سرسا ضلع الہ آباد
مارچ ۱۸۸۵ع

کاشی ناتھ کھتری

عقل کی درستی

صرف کتب ذریعہ تحصیل علم نہیں ہین

فی زمانہ کتابون کے ذریعہ سے تعلیم دیجاتی ہی۔ بلاشک تحصیل علم مین کتابین بہت مفید و کارآمد ہوتی ہین اور کسیقدر حصول کمالات و فنون سیکھنے مین ہی کام آتی ہین لیکن مگر صرف کتابین ہی اصلی و حقیقی ذریعہ تربیت کا نہین ہین بلکہ میری رائے ہی کہ خاصکر اُن علوم کی تعلیم مین بھی جنمین وہ نہایت ضروری سمجھی جاتی ہون۔ صرف وہی ذریعہ اُنکی تحصیل کا نہین ہو سکتین کیونکہ کسی صورت مین وہ پیدا کرنیوالی قوت نہین ہین۔ بلکہ وے صرف آلات و اوزار ہین۔ اور اوزار بھی مصنوعی ہین جو علاوہ اُن اوزارون کے ہین جو قدرت نے ہمارے لیے مہیا کئے ہین۔ مثلاً اگرچہ دوربین و خوردبین کے ذریعہ سے بڑے بڑے عجائبات نظر پڑتے ہین مگر اُنکے ہونے سے یہ ضرور نہین ہی کہ ہم اپنی آنکھون سے بلا اُنکے کام نہ لین اور آنکھون کی قدر کم سمجھین۔ اصل و درست ذریعہ واقفیت حاصل کرنے کے لیے صرف کتابین نہین ہین بلکہ عمر و تجربہ اور اپنے اپنے ذاتی خیالات و کسی کام کو کرنا اصل ذریعہ ہین۔ جب انسان ان ذریعون سے علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہی تو کتابین اور دیگر کمی کو پورا اور غلطیون کو درست و ناقص کو کامل کر دیتی ہین۔ مگر بلا ذاتی تجربہ کی کتابین مثل اُس بارش و دھوپ کے ہین جو بلا جوتی ہوئی زمین پر پڑتی ہین۔ جسطرح معدنیات کی بابت کتاب اُس شخص کو جسنے کبھی دھات نہ دیکھی ہو کچھ واقفیت نہین بتا سکتی۔ اسیطرح علم ادب و شاعری کی کتابین اُس طالب العلم کو تعلیم نہین کر سکتین جو اصلیت نہین جانتا اور دنیا کا تجربہ نہین کرتا اور نہ علم موسیقی کی

کتاب اُسکو مفید ہوسکتی ہی جسکی آواز دلکش نہ ہو۔ اور نہ پاک کتابون کا وعظ اُسکے
دل پر اثر کرسکتا ہی۔ جسکا دل پاک نہ ہو اور سچی دینداری نہ رکھتا ہو کل علمیت جو کتابون
سے حاصل ہوتی ہی۔ اصل غور سے حاصل ہوتی ہی۔

غور کرنے کی عادت ڈالو

۲۔ لہذا مین سب نوجوانون کو صلاح دیتا ہون کہ حتی الوسع وہ اپنا مطالعہ
حقیقت حال پر غور کرتے ہوئے شروع کرین نہ صرف کتابون کے بیان کے
ساتھ۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک مفید رسالہ جسکا نام یہ تھا کہ کسطرح غور کرنا چاہیے
مشتہر ہوا تھا۔ پس آغاز تعلیم مین ایک یہی قول ہمارا رہنما ہونا چاہیے۔ مگر افسوس
ہی کہ اس سے بہت کچھ غفلت کیجاتی ہی۔ سب علوم متعلق خلقت و قدرت صرف
اس سبب سے نہایت قابل قدر نہین ہوتے کہ وہ دلکو نہایت خوبصورت
و عمدہ اور مختلف سامانون اور واقفیتون سے بھر دیتے ہین بلکہ اس باعث سے
کہ وہ لوگون کو سکھاتے ہین کہ کس طرح اپنی آنکھون سے کام لینا چاہیے۔
یہ کمال حیرت کا مقام ہی کہ ہم سب اپنی آنکھین کھولے رہتے ہین مگر ایسے لوگ
بہت کم ہین جو ان سے دیکھتے ہون۔ اسکا سبب یہی ہی کہ آنکہ نظر ہی مثل دیگر
آلون کے تربیت کا محتاج ہی۔ تربیت نہ ہونے اور صرف کتابون پر بھروسہ
رکھنے کے باعث آنکھین سست و بے پروا ہو جاتی ہین اور اپنے اصلی کام
کرنے کے لائق نہین رہتین۔ کتابون کے مطالعہ کو مدرسون مین اصلی تعلیم
سمجھنا چاہیے۔ وہ سکھاتی ہین کہ جو کچھ دیکھتے ہو اسے جانو اور جو نہین دیکھ سکتے
اُسے دیکھنے کی کوشش کرو۔ نہایت مفید و کارآمد علوم و فنون مین بوٹینی
(علم نباتات) ذیالوجی (علم حیوانات) مینرلوجی (علم جمادات)

بیولوجی (علم طبقات) کیمسٹری (علم کیمیا) و دی ارکیٹکچر (فن عمارت)
اور ڈرائنگ (مصوری) مین کسقدر سیاحی و سفر بلا ان ضروری علمون کے
ابتدائی واقفیت کے ضائع ہوگی۔

۴- غور و فکر کی عادت عموماً ایک اچھی صفت ہی- اور صحیح و درست طور پر غور
کرنا بہتر بھی ہوتا ہی- لیکن چونکہ مخلوقات الٰہی مین انواع و اقسام کے اشیا موجود ہین
پس اگر ہم اپنی قوت غور کو ایک ترتیب کے ساتھ دل کے تابع نہ رکھین تو ہم گھبر اجائینگے
یہ ترتیب عقل انسانی سے دریافت ہو سکتی ہی کیونکہ وہ دنیا مین ہر جگہ موجود ہی جو
اُس عقل کلی کی مظہر ہی- اس ترتیب کا دریافت کرنا اصل وضع پر منحصر ہی جو
قدرت ایزدی نے اپنی کل مخلوقات کے انواع و اقسام مین علٰحدہ علٰحدہ
رکھی ہی- دنیا کی اشیاے مختلفہ مین ایک مشابہت پائی جاتی ہی- پس جب
وہ صاحب غور و خوض سے دیکھتے ہین تو وے اُن سب کو چند اقسام پر منقسم
کر دیتے ہین- لہذا طالب العلم کا اول یہ کام ہی کہ سب چیزون مین بغور دیکھین
کہ کس کس بات مین وہ ایک دوسرے سے مشابہت و مناسبت رکھتی ہین
اور کس کس امر مین مختلف ہین- کیونکہ امتیاز کے اسباب مشابہت کے ساتھ
ایسے ہی لگے رہتے ہین جیسے روشنی کے ساتھ سایہ- اگرچہ وہ خود کچھ اصل
نہین رکھتے لیکن تو بھی وے انقسام اشیاء باہمی امتیاز کا ذریعہ ہین- ترتیب
ایک قدرتی انتظام ہی- مصنوعی ترتیب مثلاً نامون کا ردیف وار لکھنا
یا پھلون کو علم نباتات کی رو سے منقسم کرنا شروع مین طالب علمون کے حق مین
فائدہ مند ہوتا ہی- مگر جب اخیر کیا جاتا ہی تو حقیقی واقفیت حاصل کرنے مین

خلل واقع ہوتا ہی۔ نوجوانون کو یہ عادت ڈالنا چاہیے کہ کل چیزون کے
طبعی طریقہ کے مطابق قسمین دل مین قائم کیے رہین۔ اور یہ اُس حالت مین
ہو سکتا ہی جبتک اُنکے عام اثر خاص خاصیتون کے ساتھ شامل نہ کیے جاوین
غور کی عادت قائم کرنے کے لیے مین نوجوانون کو صلاح دیتا ہون کہ جب
کبھی موقع حاصل ہو عجائب خانے اور نمایش گاہون کی سیر کیا کرین اور وہان کی
چیزون کے دیکھنے مین زیادہ تر توجہ اُن عجیب چیزون پر کرین جو کسی خاص مقام
سے متعلق ہون۔ کیونکہ ہر شی کو سرسری طور پر دیکھ لینے سے کچھ بھی یاد نہین
رہجاتا۔

سوم۔ خوب غور کی ہوئی اور جانچی ہوئی حقیقتون کی بنا پر دلائل کی تکرار
سے انسان کا دل ایک نفیس تر عادت کو قائم کرتا ہی۔ تب ہم صرف یہی
نہین جان لیتا ہے کہ فلان فلان خاص طور کی موجود ہین بلکہ یہ بھی کہ وہ
کیسی ہوا اور کس مقصد کے واسطے ہین۔ خدا کی مرضی مین تغیرات نہین ہر اِس
باعث سے ہر شی اپنے پیدا ہونے اور بڑھنے مین ایک [illegible]
اور چونکہ ہماری روح [illegible] اسلیے وہ ہمیشہ خدائی [illegible] کے انتظام
کے دریافت کرنے کی خواہش مند رہتی ہی۔ اور ہماری عقل جو کہ اُس
عقل کلی سے نکلی ہی اِس وجہ سے وہ ہمیشہ ہماری چندروزہ زندگی کے واسطے
یکسان تدبیرین اور قاعدے باندھتی رہتی ہی۔ پس ہم اپنے اقتضاعات
و مناسبات و تعلقات کی تلاش مین اپنا مقصد [illegible] ہوتے رہتے ہین
جو ایسی دنیا کی کل کاروائیون کے لیے ضروری ہین جسکی نسبت ہم کیا گیا ہی

کہ وہ عقل مین ہی اور عقل سے ہی اور عقل کے واسطے موجود ہی۔ دل کی وہ صفت
جو چیزون کے سلسلون مین اُنکے اتفاق تلاش کرتی ہی ہر شیئ کا اصل
سبب بھی دریافت کرتی ہی ایسے انسان بہت کم ہین جو ایک حقیقت کو
بلا اُسکا اصل سبب دریافت کیے ہوئے تسلیم کر لیتے ہون چونکہ بخلاف
اسکے ہم روز دیکھتے ہین کہ ہر شیئ کا سبب دریافت کرنے مین بہی اکثر انسان کی
عقل سلیم کا طبعی ظہور ہی مگر اس معاملہ مین نوجوانون کو خصوصیت کے ساتھ یہ احتیاط
رکھنا چاہیے کہ اُن مین ایسی عادت نہ پڑ جاسے کہ ہر ایک اتفاقیہ واقع کو اصل
سبب تسلیم کر لیا کرین۔ مثلاً یہ سمجھ لینا آسان ہی کہ گریٹ برٹن یعنی انگلستان
کے مغربی ساحل پر بکثرت بارش ہونے کا یہ سبب ہی کہ بحرہ ایٹلانٹک
مین ہی۔ اور مقام ادبان مین اڈنبرا یا مقام ابرڈین واقعہ اسکاٹ لینڈ
کی بہ نسبت کم سردی پڑنے کا یہ باعث ہی کہ خلیج میکسیکو کی گرم پانی کی دھار
وہان کی ہوا مین گرمی لاتی ہی۔ لیکن اخلاقی اور ملکی معاملات مین جہان حقیقت
حال نہایت پیچیدہ اور لوگون کا جوش طبعی نہایت تند رہتا ہی ہم ایسے لوگون کی
مثالون کو موجود پاتے ہین جو ان سببون کو ثابت کیے بغیر وہ سنی ہوئی ایک فرضی
بات تسلیم کر لیتے ہین۔ مثلاً مین نے اپنے وطن انگلستان کے ایک مشہور پولیٹیکل کی ایک
تقریر سنی ہی جو مختلف صورتون اور مثالون کے ساتھ اس مسئلہ پر مبنی تھی کہ ہمارے
ملک کے کل مصائب اور رنج اسکے اریسٹوکریٹک گورنمنٹ یعنی ایسے طرز حکومت
کے باعث ہین جسمین اُمرا کو بہت بڑا اختیار رہتا ہی اور وہ سب ڈیموکراٹک
گورنمنٹ یعنی ایسی طرز حکومت کے ہو جانے سے جسمین عوام کو کلیہ اختیار رہتا ہی

رفع ہو سکتے ہیں - اور ایسی جلد رفع ہو سکتے ہیں کہ گویا جادو سے ہو گیا اسی
فرضی مسئلہ میں رعایا کی خرابی کا ایسا ہی علاج جو بیان کیا گیا ہے جیسا اسکا مفر وجہ
سبب ہے درست دلیل کرنے کی عادت سیکھنے کے لیئے نوجوانوں کو نہایت
ضرور ہے کہ علم ریاضی کی تعلیم پائیں - یہ علم دل کی غور کرنے والی قوت کو ترقی
دیتا ہے جو ہر قسم کی دلائل کے لیئے ضرور ہے اور ناتجربہ کاروں کو سکھاتا ہے کہ ضروری
نسبت اور درست نتیجہ اور اصل سبب کیا ہوتا ہے - مگر انکو یہیں تک نہ رہنا چاہیئے
کیونکہ علم ریاضی کی دلیلیں جو کہ کبھی تبدیل نہیں ہو سکتیں اکثر بڑے ضروری نتائج
نکالنے کے لیئے کافی نہیں ٹھہر سکتیں - ملکی اور پولیٹیکل اخلاقی اور مجلسی معاملات
میں ہماری دلائل اگرچہ ریاضی کے مثل پختہ اور مضبوط نہیں ہوتی ہیں - مگر وہ
ریاضی کے دلائل کی بہ نسبت زیادہ مشکل اور وسیع ہوتی ہیں - انہیں ایسا لحاظ
اور گھبراہٹ کے ساتھ غلط نتیجے نکال لینا اور ذاتی جوش طبیعت اور خودغرضی کے
باعث کج عقل کے پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے لہذا ان سب سے پرہیز کرنا چاہیئے
اگر کوئی نامور مدبر سلطنت کوئی پولیٹیکل عقدہ حل نہ کر سکے تو وہ اکثر علم [illegible]
کی کمی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اسکی نامکمل واقفیت یا جوش طبیعت یا خودغرضی
کے باعث سے ہوتا ہے جو کہ اسکو ایک حقیقت واقعہ کی اصل کیفیت جانچنے
سے باز رکھتی ہے -

۵ - اس موقع پر میں خیال کرتا ہوں کہ بعض نوجوان مجھ سے دریافت کرینگے کہ
آیا عقل کو مضبوط کرنے کے لیئے علم منطق حکمت کا مطالعہ کرنا چاہیئے [illegible]
تو جواب دیتا ہوں کہ ہاں بیشک ان علموں کو سیکھو [illegible]

...ب اُنکو غور کرنے کی عادت ڈالی انسان کو اوّل پانؤن اور پھر اُنکو استعمال کرنا درکار ہی تب وہ بخوبی چلنا سیکھتا ہی۔ بعدہ وہ کسی سکھانے والے اُستاد کی زیر نگرانی خوبی قواعد سیکھکر کوچ کر سکتا ہی جو بغیر تربیت کے ہرگز نہین آ سکتی۔ پس ٹھیک یہی حال غور کرنے کا ہی۔ اوّل غور کرنے کی عادت ڈالو اور پھر اُن پانؤن کی تلاش رکھو جنپر غور ہوا چاہیے۔ اور پھر ایک منطقی سے سیکھو کہ وہ تجھین [illegible] سے نتائج نکالنا یا دوسرے شخص کے ذریعہ سے اُسکے اپنے نتیجے نکالنے [illegible] اس لحاظ پر منطق کی تحصیل نہایت فائدہ مند ہو سکتی ہی۔ اس علم مین مثل علم ریاضی کے علمی مضامین نہین ہوتے وہ صرف تفکر اور خیال کرنے کا عام قاعدہ بتاتا ہی۔

یہ امید کرنا کہ صرف منطق سے طالب العلم کے خیالات معمور ہو جاتے ہین اور اُسکی واقفیت زیادہ ہوگی محض عبث ہی۔ ایک منطقی سے یہ توقع رکھنا کہ وہ صاحب خوض ہوگا ایسا ہی عبث ہی جیسا کہ یہ امید کرنا کہ ہر پٹہ بازی کا اُستاد بروس اور ولیس کے مثل صاحب حب الوطن ہوگا۔ یہی حال قواعد عبارت آرائی زبان کا ہی۔ یہ علم بھی از خود کچھ اصلیت نہین رکھتا۔ البتہ جب تجربہ سے سامان مہیا ہوتے ہین تب وہ اُسکی ترتیب دینے مین کام آتے ہین کم واقف شخص صرف خیال و غور کرنے کے قواعد سیکھنے سے پورا واقف نہین ہو سکتا بمقابلہ دلی وسیع ہمدردی نازک خیالی و عمدہ طور و متفرق تجربہ کاری عالی منطق کی نسبت زیادہ قابل قدر ہوتی ہی۔ گو تاہم علم منطق بالکل بے فائدہ نہین ہی بلکہ وہ [illegible] ایک خوبی ہی۔ نہ پیدا کرنے والی قواعد و تجربہ و تفکر مین ایسی ہی مدد

دنیا ہی جیسا پیمانہ وغیرہ مصوری کے فن ہین - وہ بھی واقفیت اسطور پر نہین
پیدا کرسکتا جیسے کہ صرف ڈھانچا خوبصورت تصویر - مگر وہ غلطیون سے خاص
کرنے مین نہایت کارآمد ہی - لیکن جب کوئی حقیقت دریافت کرنی مطلوب ہو
تو دوسرے علم کی مدد درکار ہوتی ہی - یہی حال فلاسوفی کا ہی - وہ دو کامون
مین فائدہ مند ہی - ایک یہ کہ ہم انسان کی استعداد ولیاقت کی ضروری
حد سے واقف ہوجاتے ہین - دوسرے یہ کہ وہ ہمارے غرور کے پرون کو
کتر دیتا ہی - اور غور کے سمندر کی تہا مین غوطہ مارنے سے ہمین معلوم کرادیتا ہی
کہ ہمارے اول خیال کرنے کی نسبت دنیا بہت زیادہ وسیع ہی اور ہمارے
گمان اسکے بارے مین بہت محدود ہین اسکا یہ فائدہ کچھ کم نہین ہی - کیونکہ جہالت
سے آگاہ ہوجانا دانائی کا آغاز ہی - چنانچہ اسی زمین پر جس سے کہ ہم متعلق ہین
اپنے پانون سے چلنا بہت بہتر ہی - بہ نسبت حکیم اکارس کے کہ پرندون کی طرح
ہوا پر اڑنے کی کوشش کی - علاوہ اسکے فلاسوفی ہمین وہ اصلی حقیقت
سکھلاتا ہی جسپر سب علوم کی بنا قائم ہی - فلاسوفی مثل علم منطق کے
خالی ترکیبین سکھلانے والا علم نہین ہی - بلکہ برعکس اسکے وہ ایسی اصلیت
وحقیقت رکھتا ہی - جو ظاہری صورتون کی بنا ہی جس سے انسان کی روح اسکے
بدن وگوشت کی ڈھانچے کی اصل جان ہی - اور جو سب تبدیلات ہونے کے
بعد بھی قائم رہتی ہی - جب ہم کسی خاص علم کی اصلیت دریافت کرتے ہین
تو بھی علم فلاسوفی پیش نظر ہوتا ہے وہ حادثی قابو مین کرنے والی قوت
ہی جسکا ظہور علم مین موجود ہی وہ کل وجود کی اصل اصول ہی - چونکہ کل وجود

عقل وفہم کا ظہور ہی لہذا روشن ہی کہ پہلو سوچی جہانتک کہ ہماری سمجھ کی پہنچ
ہی خلقت کی اصل ہی۔ اسی باعث حکیم ارسطو نے اسکو علم الٰہی
کروانا ہے۔ فی الحقیقت یہ خیال کہ خداوند از خود موجود وقادر مطلق ہی خاصہ
عقل وفہم ہی۔ دنیا کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے اور دنیا کے سب حکمانے
فیثاغورس سے لیکر ہیجل تک نے اسکو سب شایستہ خیال وغور کی اصل بنیاد
بیان کیا ہے اسلیے واجب ہی کہ خصوصاً اس زمانہ وملک میں فلاسوفی
مطالعہ کیجاوے۔

۶۔ دوسرے دل کی قابلیت جسکو ترقی دینا چاہیے قیاس یا خیال ہے
مجھے اندیشہ ہی کہ استاد وشاگرد دونوں کو اس قوت کی ترقی دینے درست
کرنے کی فکر نہیں رہتی۔ چند شخص اس سے نفرت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسکی انکو
ضرورت رہتی ہی جو بے اصل قصّے لکھتے ہین۔ مگر وہ طالب العلم جو صحیح علم
حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے اسکی ذرا قدر نہیں کرتا۔ لیکن در حقیقت
یہ بات نہیں ہے یہ مشہور بات ہے کہ اعلے درجہ کے علمانے اپنے قیاس کی
تیز قوت سے نہایت مفید وضروری علم دریافت کیے ہین شاعر گوتھ کے
اصل خیالات جو علم نباتات وعلم پرند کے باب مین اسنے کئے ہین اس امر کا ثبوت ہین
قیاس اس حالت مین اصل علم کا دشمن ہوتا ہی جبکہ وہ بلا عقل و بے جز و بنیاد
باتوں پر سے اثر سے ورنہ اور صورتوں مین وہ علم کا حامی ومددگار ہے۔
علاوہ بریں تواریخ میں بھی قیاس کیا اساتی ضرور ہے جیسا شاعری میں۔ البتہ
سوچ اکل حال بیر علم و بیش نہیں کرسکتا ہے بشفقت حال کی خود بخوبی سامنے ہین

ڈھال سکتا ہے۔ یہ کام قیاس کا ہے۔ پریون کی کہانیان اور ہر قسم کے
فرضی قصے اپنا اپنا فائدہ رکھتے ہین۔ اور خیال کو ترقی دینے کی غرض سے پڑھنے
چاہئین۔ مگر خیال کو عمدہ مشق تب ہوتی ہے۔ جبکہ وہ اصل واقع کی تحریر مین دوڑایا جاتا ہے
مین بشوق طلبہ کو صلاح دیتا ہون کہ اس مشق مین طبیعت کو آزمائین۔ دل خوش
کرنے کے لیے خیال کو زرخیز بنانے کے واسطے کچھ یہ ضرور نہین ہے کہ انسان کے
چال چلن و قسمت کے نشیب و فراز کی تصویر دیکھنے کے لیے قصون کی کتابین پڑھو۔
سکندر اعظم و مارٹن لوتھر گسٹیوس۔ اڈول ہیس۔ یا دنیا کے اور کسی مشہور شخص
کی سوانح عمری اس مقصد کے واسطے نہایت عمدہ شاعری و قصہ سے بہتر ہے
ہر شخص شاعری کے مطالعہ سے خوش نہین ہوتا مگر ایک عجیب و غریب واقع کو دیکھ کر
یا پڑھ کر ہر شخص کے دل پر اثر ہوتا ہے۔ اسلئے بزرگ و نیک شخصون کی سوانح عمری
کے مطالعہ سے دو بڑے فائدے ہوتے ہین۔ وہ نہایت پُر اثر طور پر ہمین
اطلاع کرتی ہے کہ کیا ہوا اور کیا ہونا چاہیے۔ لیکن خیالات کو درست کرنے کے لئے
صرف اسیقدر کافی نہین ہے کہ اعلے بزرگون کی تصویرین ذہن مین گھومتی ہین
اس سے عقل کو کچھ زیادہ مضبوطی و ترقی حاصل نہین ہوتی۔ طالب العلم کو
لازم ہے کہ ان خوبصورت تصویرون کو خوب مضبوطی کے ساتھ اپنے ذہن نشین
کرے جس طور چند لوگون کا دستور ہے کہ آنکھ کھولے ہوے چلتے ہین۔ مگر راہ کی
کسی شی کو نہین دیکھتے۔ اسی طور بعض لوگ کتابین پڑھ جاتے ہین بلکہ ہر زبان
تک کر لیتے ہین مگر اسکی کوئی ایسی بات دل مین نہین رکھتے جو بوقت فرصت اعلی
خیالات دل مین پیدا کرے یا مصیبت کے ایام مین ہمت [illegible] کر مدد [illegible]

پس جب تم کسی اعلے تصنیف کا ایک باب پڑھ چکو تو خیال کرو کہ اسمین کی کیا
کیا بات تمنے اپنے ذہن نشین کرلی - اپنے خیال کو ہمیشہ مفید و کارآمد
باتون سے بھرے رکھو -

قیاس کے [illegible]
مین چند [illegible]

۷ - گو لفظ قیاس و خیال سے وہ ملکہ ظاہر ہوتا ہے جو کسی نہ کسی درجہ تک
ہر انسان سے متعلق ہے مگر دراصل اس سے ہمارا وہ عقلی جوش و معلومات
مراد ہین جو خوبصورت شی کے دیکھنے سے تربیت یافتہ دل مین پیدا ہوتے ہین -
وہ انسان جو بلا اس عمدہ صفت کے زندگی بسر کرتا ہو اُس مکان کے مثل ہی جو ہوا
و پانی سے حفاظت رکھے مگر تاہم بدصورت و بدقطع و بے ڈول ہو - کوئی شخص
بدصورت و بے ڈول مکان مین خوشی سے نہ رہنا چاہیگا جب تک کہ خوبصورت
و سڈول مکان پا سکیگا - پس جو شخص اپنی زندگی کا اصل مطلب پورا کرنا چاہی اسکو مناسب
ہی کہ ہر جگہ خوبصورتی کو جو صحیح و سالم خیالی کی قدرتی خوراک ہی تلاش کرے جسطور انسان کی
زندگی بسر کرنے کے لیے صرف کتابین ضرور نہین ہین اسیطرح صرف علم سے ہی کام
نہین چلتا - زمانہ حال کے ایک نہایت دانا و عاقل کا قول ہی کہ " ہمیشہ ہی نئی
باتون سے واقف ہونا بہت اچھا " اس سے قائل کی یہ مراد نہین ہے کہ
یون ہی عام سرسری طور پر بہت باتون کو جاننا اچھا ہی بلکہ اسکا مطلب ہی
کہ انسان کے واسطے یہ نہایت دانشمندی کی بات ہی کہ جو شی اسکے نظر پڑے
بڑی ہوشیاری سے کسی فائدہ کی غرض سے چن کر رکھ لے گو وہ چیز چاہے سب سے عمدہ نہو
عمدہ چیز ہر وقت دستیاب نہین ہوتی - اور خراب جو کہ ہمین راہ مین ملجاتی ہے
بلا کم و بیش قایم کی نہین ہوتی لہذا اسکو لے لینے سے تمہین پرہیز کرنا چاہیے

نوجوانون کو لازم ہی کہ وہ ہر بات کو سرسری و نیز بے پروائی کے ساتھ جاننے کی
کوشش نہ کرین بلکہ جو بات خوبصورت و عمدہ و اعلی معلوم ہو اُس سے واقف ہونے
کی فکر رکھین۔ ایسا ہونا اسی حالت مین ممکن ہو سکتا ہی جبکہ عقل کی آراستگی و ترقی
دینے کے بارے مین خاص توجہ کیجاوے۔ دوسرے الفاظ مین یہ کہنا چاہیے
کہ شاعری و مصوری و موسیقی و دیگر نفیس فنون جو کہ طرح طرح کی صورتون مین
خوبصورتی و عمدگی کا اظہار کرتی ہین اتفاقیہ حاصل نہین ہو جاتی بلکہ وہ تربیت یافتہ
طبیعت کے پھل ہین۔ وہ انسان جو باریک نگاہ سے ہر کام کو دیکھتا ہی اور
مضبوطی کے ساتھ ہاتھ سے کرتا ہے دنیا کے ہر مشکل کام کرنے کے لائق
ہوتا ہی۔ مگر وہ اکثر اوقات عام کی نگاہون مین ناپسندیدہ و فضول شور و غل
مچانے والا گردانا جاتا ہی۔ ایسے چلن والے شخص کے مزاج مین معقول پسندی کی
عادت ہو جانے سے نہ صرف اسکی ذات کو بلکہ کل مجلس کو نہایت فائدہ ہوتا ہی لہذا
ہر نوجوان کا فرض ہی کہ اپنے خیال کو اُسکی قدرتی غذا مہیا کرے۔ یعنی ہر قسم کی خوبصورت
شے کو جو راہ مین آجاوے بغور دیکھے۔ اگر شہر مین کوئی نئی عمارت تیار ہوئی ہو تو ذرا ٹھہر کے
اسکو دیکھے اگر عمدہ تصویرین دکھائی جاتی ہون تو اسکو اپنے خاص کاروبار مین
ایسا مشغول نہ ہونا چاہیے کہ انکی خوبصورتی دیکھنے کے لیے فرصت نہو
اگر کسی اکھاڑے مین ہوشیار و لائق سوارون و تیر کو دنے والون کا تماشہ
ہو تو اسکو یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ انکی عجیب کثرتین صرف لڑکون کے دل بہلانے
کھیل ہین وہ دراصل عجیب انسانی طاقت و عضو کے لچکیلے پن کی نمایش
ہین جسکو ہر عاقل کو بنظر ستایش دیکھنا چاہیے۔ علی العموم ہر شخص کو لازم ہے

جو عقل کو ترقی دینے کا حوصلہ رکھتا ہو کہ ہر خوبصورت شے کو نظر حیرت سے
دیکھنے کی عادت ڈالے۔ اسی نیک عادت کی بدولت ہم نیکی و عمدگی کی نہایت
ترقی کر سکتے ہیں۔ وہ جو اس عظیم الشان دنیا کے درمیان خالق کی قدرت دیکھکر
حیرت نہیں کرتا یہ ثابت نہیں کرتا کہ دنیا میں کوئی شے قابل تعجب نہیں ہے بلکہ یہ کہ
وہ خود کم لیاقت ہے اور اسکے خیالات نہایت تنگ ہیں۔ نوجوانوں کے حق میں
کوئی ایسا مضر نہیں ہے جیسی کہ عیب جوئی کی عادت یہ عادت کسی بڈھے بدمزاج
میں ہو تو خیر چنداں مضائقہ نہیں مگر ایک نوجوان میں جو کہ ہونہار ہو زیبا نہیں بھلا
اُس لڑکے سے کیا بہتری کی امید ہو سکتی ہے جسنے اپنی ذات سے کوئی لائق عملی
کام تو کیا نہو مگر دوسرے لوگوں کے کام میں عیب گیری کرنے کو مستعد ہو۔
اول سبق نوجوانوں کے حق میں یہی بہتر ہے کہ ہر شے میں خوبصورتی و خوبی دیکھیں
یہ نہیں کہ عیب گیری کریں نکتہ چینی مدت الایام و زیادتی عقل سے ہوتی ہے ضعیف
سپاہی صرف بتلا سکتا ہے کہ کس طور جنگ کے درمیان کام کرنا چاہیے۔ نوجوانوں کو
چاہیے کہ مختلف امورات کی نسبت رائے قائم کریں مگر انکو مشتہر کرانا واجب
نہیں ہے ایسے شخصوں کی رائے سے جو ہنوز دنیا کا تجربہ نہیں رکھتے لوگوں کو
گمراہی ہوتی ہے اور لکھنے والے کی طبیعت میں فتور پیدا ہوتا ہے۔

میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ صحیح و سالم طبیعت کا شیوہ ہے کہ وہ
قدرت کی خوبصورت چیزوں کو پسند کرتی ہے۔ مذاق و دل لگی و خوش مزاجی بھی
خالی از فائدہ نہیں ہے۔ انسان کو بڑا نقصان ہوتا ہے جبکہ وہ ہنسی کی عادت بکثرت
ہو سکے ہنسنے سے دل کی ناہمواری و بھاری قابو میں ہو جاتا ہے زندگی کے کام سنجیدگی سے

طے پاتے ہین۔ کوئی انسان صرف ہنسی و دانت نکالنے کی عادت سے اعلےٰ
بزرگ و نیک نہین ہوا۔ خوش فرحی و مذاق صرف اسیقدر فائدہ پہونچاتی ہے جسقدر
کہ کھانے مین مصالح۔ کوئی شخص صرف کالی مرچ و خوشبوہی کھاکر زندہ نہین رہتا
ہر نوجوان کو مناسب ہے کہ اپنے دلکو مثل تھوڈوکلاسین کی نمایشگاہ کے جو
کوپن ہیگن مین ہے ہر عمدہ و خوبصورت چیزون سے بھر دے مسیح اور اُسکے بارہ
رسولون کی مورتی سے لیکر یونان کے دیوتا کیوپڈ اور ھیبولکیس کے نازک کھیل و تماشے
تک مگر صرف ہنسی یا کج اخلاقی یا بدصورتون سے دلکو بگاڑنا نہایت غیرواجب ہے
ایک انسان کے ہلکے اور کم فہم ہونے کا اس سے زیادہ اور کوئی دوسرا ثبوت نہین
ہے کہ وہ ہر شے کے صرف عیب دیکھنے و ٹھٹھا کرنے کا ہی عادی ہو کیونکہ حکیم
ارسطو کی راے ہے کہ عیب ہمیشہ سطح پر ہی رہا کرتے ہین۔ مذاق کے قصے جو کہ
اس ملک کے عام دستہ مین بکثرت موجود ہین اگر گاہے گاہے دل بہلانے کے لیے
پڑھے جائین تو چندان مضائقہ نہین مگر روزانہ انکو پڑھنے سے عادت بگڑ جاتی ہے
نفیس ہنر و فن سیکھنے کا شوق ان کتابون کے پڑھنے سے بہت بہتر ہے۔
پیانو پر راگ گانا یا کسی قدیم حکیم کے قول کو نظم کرنا اس قسم کی دل بہلاؤ
کی کتابین پڑھنے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ ان فضول قصون کا پڑھنا نہایت
کاہل الوجود و محض بیکار لوگون کا کام ہے۔

قوت یاد
کو ترقی

۸۔۔ دوسرے دل کی قوت جسکو ترقی دینا چاہیے یادداشت ہے دولت کے
جمع کرنے کی کوشش سے کیا فائدہ اگر ہم اسکو بحفاظت جمع نہ رکھ سکین۔ اسی طرح
ان چیزون کا سیکھنا محض فضول ہے جنکو ہم یاد نہ رکھ سکین کل دماغی قوتون مین

یہ ایک ایسی قوت ہی جو مشق سے ترقی پذیر ہو سکتی ہی۔ علاوہ بریں کمزور یادداشت
کو مدد پہونچانے کے واسطے چند ترکیبین ہین جو کمزور خیال یا قوت دلائل کے واسطے
نہین ہو سکتین۔ ضروری باتون کے یاد رکھنے کے لیے چند کارآمد تدبیرین یہ ہین۔ ایک
یہ ہی کہ اصل بات کو صاف کرکے بخوبی سمجھ لے۔ انسان کو ہرگز وہ بات یاد نہین رہ سکتی
جسکو کہ اُسنے ایک سرسری طور پر خیال پر چڑھایا ہو اور بخوبی نہ سمجھا ہو۔ جب بہت
باتین ذہن مین ایک ساتھ تیرتی رہتی ہین تو وے سب مثل کُہرے کے معدوم
ہو جاتی ہین۔ لہذا مناسب ہی کہ بجاے بہت باتون کے یکبارگی اضطراب کے ساتھ
یاد رکھنے کی کوشش نہ کرکے ایک بات بخوبی ذہن نشین کیجاے کسی بات سے
ذہن کو اسقدر زیادہ مدد نہین ملتی جسقدر ترتیب و صف بندی سے۔ علیحدہ علیحدہ چیزین
تو بہت ہوتی ہین مگر قسمین بہت کم۔ اس لیے قسم کا نام یاد رکھنا زیادہ محال نہین ہی
قسم کو بخوبی جان لینے سے ہر شی کی اصل ماہیت معلوم ہو جاتی ہے۔ یاد رکھنے
کے لیے بار بار دوہرانا بہت مدد دیتا ہی۔ اگر ایک چوٹ کے مارنے سے میخ
اندر نہ دھنسے تو اور مارو اور مارے چلے جاو جب تک کہ وہ بخوبی گڑ نہ جاے یہان
ثابت قدمی کے سامنے کوئی مشکل طی ہونے کو باقی نہین رہ جاتی۔
جیسے ایک شخص کو یہ یاد نہین رہتا کہ زبان سنسکرت مین خدا کو دیو کہتے ہین تو وہ ہر روز
اسکو سات مرتبہ دوہراوے یا ہفتہ مین سات مرتبہ یاد کرے پھر وہ
نہ بھولیگا جسقدر زیادہ ایک شخص کا ذہن کُند ہو اُسیقدر زیادہ اُسکو مستعدی کے
ساتھ یاد کرنا چاہیے۔ ہمارے دماغی قوتون کو جانورون کے مانند ہنکانے کی
ضرورت رہتی ہی ورنہ آگے دست قدم نہ رکھینگے۔ بعض شخصون کی عادت ہوتی ہی

کہ وہ بغور ہر چیز کا سبب دریافت کیا کرتے ہین - پس ایسے شخص کا ذہن بھی کند ہو تو کچھ مضائقہ نہین - اس کمی کو وہ عمدہ عادت پورا کر دیتی ہی - زیادہ ذہین و تیز لوگ اپنے قوت حافظہ کے بھروسہ رہتے ہین - اور مثل طوطے کے رٹتے ہین اپنی تیزی ظاہر کرتے ہین - مگر وہ شخص جو ہر شی کے اصل سبب کو دریافت کر لیتا ہی ہر امر کی حقیقت سے واقف ہو جاتا ہی اور پھر وہ امر اُسکے ذہن سے ہرگز نہین ٹلتا - چند بناوٹ کی باتین بھی ذہن کی مدد کرتی ہین - مثلاً ایک طالب العلم اس تدبیر سے یہ یاد رکھتا ہی کہ اہیلسپونٹ کے ایشیا کی کنارے پر مقام ابیڈوس واقع ہی کہ دونون نام صرف الف سے شروع ہین - مگر یہ تدابیر صرف نیم تربیت یافتہ اُستادون کے لیے ضروری رہتی ہین - مضبوط طبیعت والے کے لیے نہین - مجھے ان لغو قاعدون پر ذرا اطمینان نہین ہی - وے ذہن مین اسقدر لغو و فضول نشانات بھر دیتے ہین جو دماغی قوتون کی ترقی کرنے مین مخل ہوتی ہین - تواریخ مین سن یاد رکھنے کے لیے اکثر یہ تدبیر کیجاتی ہی مگر اکثر اعلی نامون کے یاد رکھنے سے تاریخ کا سلسلہ بخوبی یاد رہتا ہی - مثلاً ہم یاد رکھتے ہین جب کہ سقراط نے زہر کا پیالہ پیا اُسوقت پلوٹو کی ۲۹ - سال کی عمر تھی اور اس پلوٹو کا شاگرد ارسطو میڈونیا کے بادشاہ فلپ کے مشہور بیٹے کا اُستاد تھا جسنے کہ ارسطو و سقراط کی زبان کو سندھ کے کنارے کی برہمنون کی زبان سے مقابلہ کرا دیا - اخیر مین یہ کہنا ضرور ہی کہ گو یاد رکھنے کے لیے ایک انسان کیسی آسانیان موجود ہون تاہم اسے لازم نہین ہی کہ تحریری مدد کو حقیر سمجھے - یادداشت کاغذ کی مدد سے کام نکالتے ہین یادداشت مضبوط نہین ہوتی بلکہ یادہ کمزور

ہوجاتی ہی۔ لکھے ہوئے تیار ضروری باتون کا ذخیرہ رہنے سے ایک شخص کو بوقت
ضرورت بڑی سہولت و آسانی ہوتی ہی۔ لکھنے کی عادت ہوجانے سے کتابون
مین نشان کرنے یا فہرست بنانے وغیرہ کی طالب العلم کو ضرورت نہین رہجاتی
ہمارے واعظ اگر اپنی کتب مقدس مین نشان کر دیا کرین اور پر اثر نصیحت آمیز باتون کے
مقابل اپنے تجربہ سے یا اور کتابون سے ایسے حالات درج کر دیا کرین جس سے
انکا مطلب بخوبی بیان ہوسکے تو فی الحقیقت انکا وعظ اور بھی زیادہ قابل قدر
ہوا کرے۔ اس صورت مین اگر انکی یاد ناقص بھی ہو تاہم وہ اپنے نئے و پرانے
ذخیرہ سے ایسی دولت نکالکر پیش کر سکتے ہین جو سب کے لیے مفید ہو۔ پولیٹیکل
طالب العلم اسی طور پر بڑے فائدہ کے ساتھ ارسطو کی تصنیف مین جابجا نشان
بنا سکتا ہی اور دل کو اس سختی و طرفداری سے بچا سکتا ہی جو ملازمت سرکاری کے
تجربہ سے پیدا ہوتی ہی

۹ ۔ مدرسون مین نوجوانون کی تعلیم مین شائستہ و عمدہ طور پر خیالات ظاہر کرنے
کے طریق سکھلانے مین اکثر بڑی غفلت کیجاتی ہے لہذا مین عبارت لکھنے و عام
مین بولنے کی بابت کچھ کیفیت لکھتا ہون۔ قدرت نے انسان کو بولنے والا پیدا
کیا ہی۔ اور عمدہ عبارت لکھنا اور بولنا وہ کمال ہے جو وہ اپنی قوتون کو تہذیب
و ترقی دینے سے حاصل ہوتا ہی۔ عمدہ عبارت سیکھنے کے لیے مناسب ہے
کہ اعلی مصنف اور استاد بولنے والون کی تحریرات کو بغور مطالعہ کیا کرو۔
انسان کی گفتگو اکثر اسکی صحبت کے لوگون کے موافق ہوتی ہے لہذا واجب ہو کہ بلند
خیال و فصیح لوگون کی تصنیفات کو بغور مطالعہ کرو ضرور انکی عمدگی تمہارے دل مین

پیوستہ ہو جائیگی مگر صرف اسقدر لحاظ رکھنا چاہیے کہ کسی مصنف کی طرز تحریر کی ذرا ذرا بات مین تقلید نہو - ہر شخص کی عبارت مین مثل صورت و سیرت کے ضرور کچھ خصوصیت رہتی ہی جسکا قائم رکھنا مناسب ہی - کبھی صرف عبارت آرائی کی فکر نہ کرو یہ ہرگز خیال نہ کرو کہ وہ کوئی ایسی ضروری شی ہی کہ جو خیالات و نفس مضمون کے علاوہ علنحدہ ترقی دیے جانے کے لائق ہی فکر اس بات کی ہونا چاہیے کہ ہم کوئی وزندار و معقول بات کہین نہ اس بات کی کہ وہ رنگیلی و چٹکیلی صورت مین کہی جاے - اس باب مین جو کچھ حکیم سقراط نے اپنے شاگردون کو نصیحت کی ہی نہایت قابل لحاظ ہے - وہ یہ ہی کہ "جسکو کچھ کہنا ہوگا وہ ضرور جان لیگا کہ کسطرح کہنا چاہیے" - سینٹ پال نے بھی قدیم عیسائیون کو یہی نصیحت کی ہی - شاعر گوئٹہ نے بھی ایک مقام پر یہی راے ظاہر کی ہی -

ترجمہ اشعار

"تو ایمانداری سے کم سخن ہونے کی عادت ڈال بیہودہ گوئی بک بک سے پرہیز کر - درست سمجھ بلا بناوٹ و قواعد کی مدد کے موزون الفاظ تلاش کر لیتی ہی - جبکہ تیرا دل و زبان ایک ہی (یعنی جو بات تیرے دل مین ہی وہی زبان پر ہی) تب کیون اپنے خیالات ظاہر کرنے کے لیے شور و غل کے ساتھ الفاظ تلاش کرتا ہی"

لیکن اگر ہر وقت اسی بات پر عمل کیا جاے تو تم کاغذ پر عمدگی و صفائی و خوبصورتی و مطلب کے ساتھ جو کہ عمدہ عبارت کی علامتین ہین اپنے خیالات ظاہر کرنے کی

عادت نہ سیکھینگے۔ درستی کے ساتھہ بولنے کے لیے خیالات زیر قلم کرنا نہایت
ضروری ہی۔ ایک آزاد ملک مین نہ صرف پیشہ ور لوگون کو مثلاً واعظ و وکیل
و منتظم وغیرہ کو عام مین اپنے خیالات ظاہر کرنے کی ضرورت پڑجاتی ہی بلکہ
ہر اعلی و ادنے کو بھی ایسے کام پڑجاتے ہین۔ اگر صغیر سنی مین عام مین بولنے
کی عادت نہ ڈالی جاے تو بڑی عمر مین نہایت دقتین و مشکلین پیش آتی ہین
اول یہ سیکھنا چاہیے کہ صرف کاغذ پر بھروسہ رکھنے کی عادت نہ پڑے اُسی تاعنق
پلوٹو لکھتا ہی کہ نہایت اعلے تعلیم یافتہ لوگونکے کلام کی فصاحت و بلاغت ایک
جاہل وحشی کی نسبت کم ہوتی ہی۔ ہر نوجوان کو چاہیے کہ اپنے خیالات کو
بترتیب رکھے اور بلا مدد کاغذ قلم کے اُنکو بخوبی یاد رکھے۔ ایک کاغذ کا ٹکڑا جسمین
چند ضروری الفاظ ایک مضمون کی بابت لکھے ہون کل کو یاد دلا سکتا ہی —
مگر جہانتک بلا اس مدد کے کام لیا جاے بہتر ہو۔ متکلم کو چاہیے کہ جسکی طرف
مخاطب ہو کر گفتگو کرتا ہو اُسکے سامنے نظر رکھے مگر یہ ممکن نہین ہو سکتا جبکہ اسکو
کاغذ دیکھنا پڑے۔ طالب العلمی کے وقت یہ عادت ڈالنے کے لیے اس سے
بہتر دوسرا طریقہ نہین ہی کہ طلبہ مجلسون مین بحث کیا کرین۔ مشق کرنے سے طبیعت
مین تیزی آئیگی۔ اور تیزی سے اطمینان۔ وہ شرم و ڈر جو شروع مین
جبکہ ایک شخص عام کے سامنے گفتگو کرنے کو کھڑا ہوتا ہی ہوا کرتا ہے اور
جس سے بولنے مین پیس و پیش ہونے لگتا ہے دور ہو جاتا ہی۔ مگر شرم کا بالکل
دور ہونا واجب نہین ہی۔ شرمانے کی جگہہ شوخی و غیر معمول تیزی ظاہر کرنا بڑا
سخت عیب ہی۔ عام مین گفتگو کرنے والے کبھی اپنے تئین اس فرمہ واری سے

خالی خیال نہ کرین کہ جو الفاظ انکی زبان سے نکلتے ہین - ہر قسم کے لوگون کے لیے
اثر پیدا کرنے کے لیئے کہے جاتے ہین - مگر اپنی زبان کے لفظونکا اس درجہ بھی
لحاظ نہو کہ وہ ایک فکر ہو جاسے - انکو میری یہی صلاح ہے کہ وہ اپنے
مطلب سے خوب پُر ہو کر ممبر پر بیٹھین اور دل مین بھی آرزو رکھین کہ انکی تقریر سے
دوسرون کو فائدہ پہونچے اور اسواسطے خدا پر بھروسہ رکھین - اس سے یہ مراد
ہرگز نہ سمجھنی چاہیے کہ کلام کو عام فہم اور پُر تاثیر بنانے کے لیے اُستاد سے کچھ سیکھنے
کی ضرورت نہین ہے - ہماری صرف غرض یہی ہے کہ صاف طور پر گفتگو کرنا طبعی امر ہے -
اسکی نسبت خاص فکر کرنا لاحاصل ہے - فصاحت و بلاغت مثل کوچ کرنے و ناچنے
کے ایک کمال ہے جو بلا خاص تربیت ہرگز حاصل نہین ہوتا -

کس قسم کی مطالعہ کرنا

۱۰ - مین اول ذکر کر آیا ہون کہ سچی دانائی کی سرچشمہ کتابین نہین ہین مگر تاہم
فی زمانہ وہ نوجوانون کی تربیت کے لیے نہایت ضروری ہین - لہذا اُنکے
پسند کرنے کے بارے مین یہان چند تفصیلات بیان کرتا ہون - اس امر کا خیال
رکھو کہ اگرچہ کتب خانہ مین الماریان کتابون سے بھری ہوتی ہین - مگر ہر علم
مین صرف چند کتب اصل ہوتی ہین جنکے مقابل اور کتابین بطور تفسیر یا یادگار کے
ہوتی ہین اور بعض اوقات وے اسطور پر اصل کو مضر ہوتی ہین جسطور وہ بیل
اُس شاخ کو نقصان پہونچاتی ہے جسکے گرد وہ لپٹتی ہے - مثلاً گنتی ہزار کتابین عیسائی
مذہب پر اسکی شروع ہونے کے وقت سے آج تک تحریر ہوئی ہین جنمین خود انجیل کی
نسبت کوئی بات زیادہ بہتر نہین ہے - اور جو آج سب جلادی جاوین تو عیسائی
مذہب کو ذرا نقصان نہ پہونچیگا - بلکہ کئی صورتون مین وہ درست ہو جائیگا -

اس قسم کی اکثر عالمانہ کتابون مین جنھون نے اپنے زمانہ مین بہت شور وغل مچایا- ان مین بہت کارآمد و ناکارہ باتین لکھی گئین- بعض مین سراسر فضول وبیہودہ بکا گیا ہی- لہذا مناسب ہی کہ جہانتک ممکن ہو اصل کتابون کو ہی مطالعہ کرو جو کہ عمدہ خیالات و اصل علم کی سرچشمہ ہین- تمھین انکی شرح کی ضرورت نہین جو اصل کی خوبی کو بعض اوقات روشن کرتی اور اکثر تاریک کرتی ہین- ایک نوجوان طالب علم- علم الٰہی کے لیے یہ زیادہ بہتر ہی کہ یونانی نئے وصیت نامہ کو برزبان کرلے بہ نسبت اسکے کہ ڈاکٹر کریا اسٹوپ فورڈ کی وعظ کی کتابین پڑھے- بلاشک یہ بہت عمدہ کتابین ہین مگر وہ ضروری نہین ہین بلا انکے ممکن ہوسکتا ہی کہ مذہب کے اصول سیکھ لیے جاوین- مگر بلا بائیبل یہ بات ممکن نہین ہی- لہذا اپنی نگاہ ان بڑی کتابون پر لگاؤ جنکے باعث تاریخ خیالات انسان تبدیل ہوئی ہی- اور دنیا مین نشیب و فراز واقع ہوئے ہین علم سیاست مدن سیکھنے کے لئیے ارسطو کی تصنیفات و علم ریاضی کے لیے نیوٹن و فلاسوفی کے لیے کسینٹ و علم الٰہی کے لئیے گڈورتھ و شاعری کے لیئے شکسپیر و علم حکمت کے لیئے فیریدی کی تصنیفات کا مطالعہ کرنا چاہیے- ان مشہور شخصون کیطرف بھی ضرور نظر ڈالو جنھون نے گو کوئی نہایت قابل قدر علوم ایجاد نہین کئیے مگر تا ہم اپنے زمانہ کے لوگون کو عام غلطیون سے آگاہ کرنے مین و درست راہ کے چلنے مین بڑا کام کیا ہی اس قسم کے مصنفون مین فرانس مین والٹیر اور ہمارے ملک مین دھوم ہوا ہی لیکن جب تم ان اصل و صاحب بلند خیال مصنفون سے آگاہی حاصل کرنا چاہوگے تو تم معلوم کروگے کہ شروع مین ہی انکی تحریرات تمھاری سمجھ مین نہین آئین-

ان تک پہونچنے کے لیے سیڑھی درکار ہی اور وہ سیڑھی چھوٹی چھوٹی کتابین
ہین اسلیے کبھی چھوٹی کتابون کو حقیر نہ سمجھو بڑے علم کی اعلی شان و بلند قلعہ پر
چڑھنے کے لیے سیڑھیان ہین بلا اُنکے ہرگز ممکن نہین کہ صحیح و سلامت وہان تک
پہونچ سکو۔ مثلاً جب تم کوئی زبان سیکھنا چاہو تو اول کوئی بڑی موٹی کتاب
ہاتھ مین لینے کی بہ نسبت بہتر ہو کہ ایک چھوٹی قواعد کی کتاب لو اور قبل ایک
پیچیدہ باتین جاننے کی اصل و موٹی باتون سے صحیح واقفیت حاصل کرلو۔ گو اول
یہ اچھا نہ معلوم ہوگا مگر آئندہ بہت تکلیفون سے بچاویگا۔ لیکن جب تم اپنی
چھوٹی کتاب کو بغور پڑھو تو صرف طوطے کے مانند ہی نہ پڑھو۔ چند باتین
بلاشک رٹنے سے یاد ہوتی ہین۔ لیکن وہ اعلی درجہ کی نہین ہوتین اور اُنسے
کچھ ترقی نہین ہوتی ہی۔ رٹنا ایک ایسی کارروائی ہی کہ جس سے سمجھدار آدمی کو
شرمانا چاہیے۔ رٹنے کی عادت گو اکثر لوگون مین ہو جاتی ہے مگر وہ کچھ ضرور
نہین ہی۔ یہ عادت وہ لوگ ڈالتے ہین جو غور کرنے کی عادت نہین رکھا چاہتے۔
مین صلاح دیتا ہون کہ جب کبھی ممکن ہو پڑھنے کے قبل غور کرو یا پڑھنے وقت غور کرو
اگر تم ذرا غور کے بعد یہ سمجھ لو کہ ایک مثلث کے تین زاویہ۔ زاویہ قایمہ کی دو طرفین
برابر ہوتی ہین تو تم اقلیدس کے بارھون کتابونکے حفظ کرنے سے زیادہ اپنی قوت
دماغی کو فایدہ پہونچاؤگے۔ دوسری صلاح تمھین مین کتابون کی نسبت یہ دیتا ہون
کہ جو کچھ تم پڑھو بترتیب سلسلہ وقت و تاریخ پڑھو۔ بلا ترتیب کوئی بات ذہن مین
نہین رہ سکتی ہر امر مین شروع و اخیر کا لحاظ رکھنا واجب ہی مثلاً بڑو بادشاہ سے لیکر تھیبس
وکلوسیئس ارٹشو تک کی سوانح عمری سلسلہ وار مطالعہ کرو۔ تب یونان کی تواریخ

تمھارے ذہن مین بہ نسبت تولوال و گروٹ کی تواریخ مطالعہ کرنے کے زیادہ عمدہ طور پر یاد ہو جائیگی۔ مگر ہر مقام پر اس خاص قاعدہ کی پابندی نہین ہو سکتی اگر تمھین شوق ہے کہ تواریخ کے ایک خاص زمانہ کے حالات سے واقفیت حاصل ہو تو ضرور ایسا کرو مگر اسکو صحیح و بخوبی یاد کرو۔ زنجیر مین ایک کڑی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے سے سب کو باسانی پکڑ سکتے ہین۔ جب تم تواریخ مین ایک مقام بشوق پڑھو گے تو ضرور اُسکے سلسلہ کو جاننے کی خواہش پیدا ہو گی عام واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے بلا ترتیب پڑھنے کی اجازت دیجا سکتی ہے۔ مگر یہ صرف دل بہلاو و بیکاری دور کرنے کی غرض سے ہو سکتا ہے۔ اس سے دل کو تربیت نہین ہوتی۔ اس قسم کے پڑھنے سے کچھ بہت زیادہ فائدہ نہین ہوتا بلکہ ایک طور پر نقصان پہونچتا ہے۔ سولھوین و سترھوین صدی کے علما کے پاس اسقدر کتابین نہ تھین جسقدر کہ اب ہمارے زمانہ مین ہین۔ مگر اسوقت جسقدر تھین اُنکو وہ بخوبی استعمال کرتے تھے سرسری طور پر کتابون کا پڑھنا دلدل مین چھوٹے کتے کے دوڑنے کے مانند ہوتا ہے۔ جو ہر چیز کو سونگھتا اور کسی کو نہین پکڑتا ہے مگر ترتیب و درستی کے ساتھ مطالعہ کرنے والا مثل یعقوبؑ کے ہے جو تمام شب ایک فرشتے سے کشتی لڑا کیا اور اخیر کو فتحیاب ہوا۔

پیشہ خاص کے کتب کا مطالعہ

۱۱۔ کسی خاص پیشہ کی کتابین مطالعہ کرنے کے باب مین بھی کچھ کیفیت تحریر کرنا مناسب ہے۔ نوجوانون مین اپنے پیشہ کی کتابین فی الفور شروع کرنے کا نہایت شوق رہتا ہے۔ مگر اسمین کلام نہین کہ جس طور سے لڑکے وہ کام شروع کرتے ہین نہایت غلطی کرتے ہین۔ یہ بات پیشہ ور لوگون کے تجربہ اور

پیشہ کی تاریخ سے ثابت ہے۔ کیونکہ ایک صاحب فکر نوجوان ذرا غور کرنے
سے معلوم کرلیگا کہ جس بات کو فی الحال وہ صرف زیبایش یا ایک بوجھ خیال
کرتا ہی۔ آیندہ اسکے پیشہ مین نہایت کارآمد و پہونچانگی۔ یہ حال خصوصًا زباندانی
مین ہوتا ہی۔ جو اولًا خارج ازکار معلوم ہوتی ہی۔ مگر جسقدر زیادہ کہ انسان اپنے
پیشہ کی واقفیت زیادہ بڑھایا چاہتا ہی۔ اسیقدر اُسکی زیادہ ضرورت معلوم ہونے
لگتی ہی۔ زباندانی کی کم قدر صرف اسی حالت مین معلوم ہوتی ہی جبکہ
بجز زبان سیکھنے کے اس سے کچھ اور بڑا فائدہ نہ سمجھا جاوے۔ زباندانی کی قدر
جبکہ وہ مثل اوزار کے ایک صاحب غور و دانش کے ہاتھ مین ہو دو بالا ہوجاتی ہی
وہ شخص جو اپنی واقفیت صرف اپنے پیشہ تک ہی ختم رکھتا ہے تنگدل و پست
حوصلہ ہوتا ہی وہ انسانیت و قدرت کے خلاف ہوتا ہے جسطور ایک چمار
صرف چمڑے کی ہی گفتگو کرتا ہے اسی طور ایک پیشہ ور بجز اپنے پیشہ کے اور
دوسری گفتگو نہین کرتا جسطور ایک بہت زیادہ حقہ پینے والے کے منھ مین تمباکو
کی بو آتی رہتی ہے۔ اسیطور ایک پیشہ والے کی گفتگو رہتی ہی۔ کچھ پیشہ کا
اثر ہی انسان پر ایسا زیادہ ہوتا ہے کہ صرف وہی اسکے دل مین بس جاتا ہی۔
انکو لازم ہی کہ وسیع میدان مین اپنے پر پھیلا دین۔ لیکن اگر انسان اپنا دل
صرف پیشہ کی کتب مطالعہ کرنے مین لگائے اور عام طور پر ترقی نہ کرے تو
اُسکو سمجھ لینا چاہیے کہ کوئی خاص پیشہ کی تعلیم گو کیسی ہی کامل کیون نہو کل پیشہ
نہین سکھا سکتی۔ بلا خیالات کی وسعت کے عام ہمدردی دل مین نہین پیدا ہوتی
اس بات کی ٹھیک مثال قانون ہی۔ اگرچہ کوئی دوسرا پیشہ ایسا نہین ہے

جو اسقدر زیادہ خصوصیت رکھتا ہو اور انسانی ہمدردی کے خلاف ہو مگر اسکے
دوسرے پہلو پر نگاہ ڈالیے تو معلوم ہوگا کہ وہ انسان کے حقوق و آزادی کے
محفوظ رکھنے کا حامی ہے اور ایسے بڑے معاملات اسمین رہتے ہین جنکے تصفیہ
مین ضرور ہوتا ہے کہ وکیل کو قانون سے واقفیت ہونے کے علاوہ انسانیت
کے نشیب و فراز و خوبی و عیب کا بھی پکا علم ہو۔ اسی طور علم طب مین ادویات کی
واقفیت کے علاوہ خصلت انسانی و روح کی قدرت کا بخوبی علم ہونا ضرور ہوتا ہے
علم الٰہی تو اور بھی زیادہ نامکمل رہتا ہے جبتک کہ اسکے مطالعہ کرنے والے
کے خیالات وسیع اور دل مین عام ہمدردی نہ ہو۔ تجربہ سے ثابت ہی کہ وہ شخص
جو اپنے خاص پیشہ کے علاوہ دیگر علوم کے جاننے کی کوشش مین رہتا ہے گو
شروع مین بظاہر کمتر معلوم ہوتا ہی مگر بعدہ اپنے دور زندگی مین اس شخص کی نسبت
جو اپنی کل فکرون و کوششون کو خاص ایک ہی پیشہ مین مقید کیے ہوئے ہی بہتر
ثابت ہوتا ہی کیونکہ آخر الذکر نہ ان اصولون سے واقف ہوتا ہے جنپر خود اسکا
پیشہ مبنی ہی اور نہ یہ جانتا ہے کہ اسکا خاص فن بنی انسان کے فائدے و عقل سے
کسقدر علاقہ رکھتا ہی۔ خاص پیشہ کے مطالعہ سے فرصت حاصل کرنے کے لیے
واجب ہی کہ دوستون کی صحبت مین بیٹھے و سیاحی کرے اور اعلیٰ و مشہور شاعرون
کی تصنیفات کو شوقیہ پڑھکر حظ اٹھاوے انکی عمدہ تحریرات سے پڑھنے والے
کے خیالات وسیع ہوتے ہین اور دل مین زیادہ ہمدردی پیدا ہوتی ہی۔

۱۲۔ مین اس باب کو چند صلاحون کے ساتھ ختم کرتا ہون جنکو لوگ میرے
پیشہ کے اعتبار سے مجھسے امید کرتے ہین۔ وہ زبانون کے سیکھنے کی بابت ہے

چند قواعد جو مین بیان کرونگا سالہا سال کے تجربہ کا نتیجہ ہے وہ
نہایت کارآمد و قابل اطمینان ہین۔

۱۔ جہان تک ممکن ہو لائق اُستاد کے ساتھ مطالعہ کرو۔ وہ اُن مشکلاتکو
دور کرے جو تمہاری ہمت کو پست کرتی ہین تمہارا بہت وقت بچاویگا اور غلط
تلفظ کی عادت نہ پڑنے دیگا۔ بعد ازان جسکے دور کرنے مین نہایت وقت ہوتی ہے

۲۔ جس زبان کو تم سیکھنا چاہتے ہو اُسمین ہر چیز کا نام یاد کرو جو تمہاری
نظر کے سامنے آوے۔ دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاہیے کہ اپنی طالب العلمی
کے شروع ایام سے اُس زبان مین جو سیکھتے ہو بولنے کی کوشش کرو۔ یاد رکھو کہ
زبان کتاب و مغز سے متعلق نہین ہے بلکہ کان و زبان سے۔

۳۔ اسم کی نہایت سادی گردان و صورتون کو حفظ یاد کرلو۔

۴۔ جب اُن اسمون کا فاعل و مفعول سیکھ چکو تو کسی عام فعل کو متکلم
کے ساتھ قواعد کے مطابق گردانو جیسے مین سورج دیکھتا ہون۔

۵۔ اس مشق کو اسمون کے ساتھ صفت لگاکر بڑھاو جیسے مین روشن
سورج دیکھتا ہون۔

۶۔ اسطور سے برابر اُن فعلون کے زمانہ ماضی و مستقبل حفظ کرتے جاؤ
اسمین ذرا مشکل نہین رہتی یہ مشق سے نہایت آسان ہو جاتا ہے۔

۷۔ جب اسم و فعل و سادہ فقرون کی بندش و گردان سیکھ لیجاے
تب زیادہ پیچیدہ گردان سیکھنا چاہیے۔

۸۔ جب کوئی قاعدہ یاد کرو تو ضرور اُسکی مثال ذہن نشین کرلو۔

۹- عام قواعد کی مستثنیٰ باتین جب پڑھنے مین آوین تب ہی بہتر طور پر خیال پر چڑھ سکتی ہین - مگر بعض کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہی اُنکو جلد حفظ یاد کر لینا ہی مناسب ہی -

۱۰- اول کوئی آسان قصہ یا گفتگو پڑھنا چاہیے جیسی یونانی زبان مین انی بلابسس میمور یبلیا مصنفہ زنوفن وغیرہ ہین - جب پڑھو تو یہ ہرگز خیال نہ کرو کہ اب بولنے و غور کرنے کی ضرورت نہین ہی - بولنے کی مشق کرنے کے لیے یہ زیادہ مفید ہوتا ہی کہ قدرتی چیزون کو سادہ فقرون مین بلا مادری زبان کے دخل دیے ہوے بیان کرو -

۱۱- پڑھنے و بیان کرنے کی مشق کو بار بار دوہرانا چاہیے اس کتاب کو جو زبان سکھانے مین اول پڑھائی جاتی ہی بار بار پڑھنا چاہیے -

۱۲- جہان تک ممکن ہو ایسی کتابین پڑھو جنکے مطلب سمجھنے مین تمہارا دل لگے - ایسی صورت مین دوچند ترقی ہوگی - جس بیان کو پڑھو اگر اُسکی نسبت پیشتر سے کچھ معلوم ہو سمجھنے مین نہایت آسانی ہوتی ہے -

۱۳- پڑھنے وقت غیر زبان و اپنی زبان مادری کے محاورات کو بغور یاد کرو اور قلم یا پنسل سے اُنکے نیچے نشان کرو اور اُنکا ترجمہ اپنی زبان مین کر لو - چند روز بعد اُسی ترجمہ کو پھر غیر زبان مین لکھو - اسطور وہ محاورے خوب ذہن مین چڑھ جاینگے -

۱۴- جب تک فایدہ و ضرورت سمجھو ایک بہتر سی قواعد کی کتاب کو مطالعہ کرو

مگر مشق کے بعد گرامر (صرف و نحو) سیکھنا چاہیے ورنہ آگے۔

۱۵۔ صرف مشق کی ترتیب تک ہی اکتفا نہ کرنا چاہیے جو کہ اکثر گرامر کی کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن ہمیشہ قاعدے کے اصول دریافت کرنے کی کوشش کرو خواہ وہ عام قواعد سے متعلق ہو یا خاص سے۔

۱۶۔ زبان کی اصلیت و پیدائش اور یہ کہ وہ دیگر زبانوں سے کیا رشتہ رکھتی ہے سیکھو۔ ایسا کرنے سے تمہاری بہت زیادہ محنت بچ جائیگی۔

۱۷۔ تاہم مشق مقدم ہے۔ اولاً زبان سے بخوبی واقفیت حاصل ہونی چاہیے۔ وہ ہمیشہ پڑھنے و گفتگو کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ کوئی شخص گفتگو کرنے کے لیے نہ ہو تو تم از خود گفتگو کرو اور کان و زبان کی تربیت ہونا چاہیے نہ آنکھ و سمجھ کی۔ پڑھنے میں یہ کچھ ضرور نہیں ہے۔ کہ تم صرف مشہور کتابیں ہی پڑھو لازم ہے کہ جو کوئی کتاب ہاتھ پڑ جاے بشوق پڑھنے لگو۔ الغرض عام زبان کو اپنا مطالعہ بناؤ۔ زبان سے بخوبی واقفیت پیدا کرنے کی قبل باریک باتوں کی درستی کرنے کی کوشش نہ کرو۔

۱۸۔ عمدہ عبارت پڑھنے و بولنے و ترجمہ کرنے و پھر ترجمہ کرنے کی مشق کا نتیجہ ہوتا ہے۔ عبارت آرائی کی مشق میں ضرور ہے کہ ایک عمدہ نمونہ کے مطابق لکھا جاے نہ ڈکشنری کی مدد سے اول ایک کتاب چنو جو خاص قسم کی عبارت کا نمونہ ہو سکے محاورے و فقرے یاد کرو اور آپ خود اسی قسم کی تحریر کرنے کی کوشش کرو جب اسطور تمہیں فصاحت و بلاغت حاصل ہو جائیگی۔ تو تم غیر زبان ایسی خوبصورتی سے لکھ سکوگے جیسی زبان لاٹن میں ارسمس ملٹن بیکن

رونکن نے کتابین تحریر کی ہین - انگریزی اعلےٰ تصنیفات سے بھی ترجمہ
کرنے کی مشق کرنی چاہیے - مگر شروع مین نہین - قبل اسکے کہ غیر زبان
سے زبان مادری مین بکامیابی ترجمہ کرنے کی کوشش کرو - بہتر یہ ہے کہ
غیر زبان کے لہجہ کو سیکھ لو -

جسم کی درستی

تندرستی و دماغ

یہ حقیقت ایسی مسلم الثبوت ہی جیسا علم ریاضی کا کوئی دقیقہ کہ ہر شی جو موجود ہی
کسی نہ کسی قسم کے سہارے کے واسطے بنیاد رکھتی ہی جو اگتی ہی جڑ رکھتی ہے جو
گھومتی ہی چول رکھتی ہی۔ الغرض ہر جسم مین کوئی چیز ہوتی ہی گو وہ اور صورتون مین
اُسکے دیگر جزون کے ماتحت ہو جس پر کل کا مدار ہوتا ہی۔ کوئی مکان بلا بنیاد نہین
اوٹھ سکتا۔ مگر بلا مکان کی عمارت کے نیو کی کچھ قدر نہین اور نہ اُس سے کچھ
فائدہ۔ اور جو باوجود خوب پختگی کے بنائے جانے کی تاریکی مین چھپی رہتی ہی بجنسہ
انسان کی غور کرنیوالی لیاقت اور جسم کی اور اسکے خیال و تندرستی کے درمیان بھی
نسبت ہی۔ لہذا ظاہر ہی کہ ایک طالب العلم کو کسی اور امر کی اسقدر زیادہ احتیاط کرنی
ضرور نہین ہی جیسا اپنے خون و گوشت کو صحیح و سالم حالت مین رکھنے کی ہی۔
تاہم یہ بات ظاہر ہی کہ طالب العلم کل دیگر امورات کی نسبت اپنی تندرستی قائم رکھنے کے
لیے بہت کم فکر رکھتے ہین جسقدر زیادہ ایک طالب العلم اپنے مطالعہ مین سرگرم ہوتا ہی
اُسیقدر زیادہ اس باب مین وہ غافل ہوتا ہی۔ اور مثل رُکی ہوئی ریلوے ٹرین کے دوڑتے
ہوئے کرارے کے سر تک پہونچ جاتا ہی۔ جب اسکو اپنا خطرہ معلوم ہوتا ہی۔ بیچ
کیا ہوتا ہی۔ لہذا جب کوئی طالب علمی شروع کرے تو اول اُسکو دل مین
یقین کر لینا چاہیے کہ کل کام جو بیٹھے بیٹھے ہوتے ہین اور جنمین دماغ کو بہت زیادہ
و سخت کثرت پڑتی ہی۔ عموماً تندرستی کے حق مین مضر ہوتے ہین۔ کم زور مزاج
والے لوگون کو جو کتب بینی کا شوق رکھتے ہین یہ عادت اور بھی زیادہ ناتوان و بیکس کر

بنادیتی ہی۔ پس ہم بتاکید طلبہ کو آگاہ کرتے ہین کہ اگر وے اپنی تندرستی قائم رکھنے
مین غفلت کرینگے تو انکا خون اُنکے سر ہی۔ تندرستی قایم رکھنے مین ایک طالب العلم
کو ایسی ہی احتیاط چاہیے جیسے اُستاد کاریگر اپنے اوزارون کو تیز رکھنے مین اور
بہادر سپاہی گولی بارود کو درست و خشک رکھنے مین کرتے ہین۔ مین انکی نصیحت
اور رہنمائی کے واسطے چند نہایت ضروری و مشتق امورات و اصلاحات کا ذکر کرتا ہون
جو زمانہ کے تجربہ سے نہایت کارآمد ثابت ہوچکے ہین۔

۲۔ دراصل جسم کے ہر عضو کے مضبوط ہونے و بڑھنے اور دنیا مین زندہ رہنے
و ہر کام کے لیے محنت و مشقت درکار ہے۔ زندگی محنت و مشقت سے ہے
کامل آرام صرف قبر مین ہی پایا جاتا ہے۔ انسان کی زندگی و جینے کا اندازہ اُسکی
محنت کرنے کی قوت کے موافق کیا جاتا ہے۔ جسم کے ہر کام و مادہ کا درست کام
کرنے کی حالت مین ہونا تندرستی کہلاتا ہی۔ وہ جسمین محنت کی زیادہ طاقت ہوتی ہے
تندرست و قوت ور ہوتا ہی۔ بلا قوت ور ہونے کے بھی انسان تندرست ہو سکتا ہی
لیکن کل تندرستی کم یا زیادہ طاقت پر منحصر ہے۔ سب بیماریان کمزوری مین۔
ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ خلقت مین ہر شی اوگنے سے بڑھتی ہے۔ یہ بڑھنا حیوانات
و نباتات کی طبعی خصلت ہی۔ اور جو چیز اس بڑھانیوالی قوت کو روکتی ہے مثل تنگ ہوا
و گھر کے انکی ترقی کی مارج ہے۔ اسی طور طالب العلم کو خیال رکھنا چاہیے کہ
کرسی پر بیٹھے رہنا میز پر جھکے رہنا کتاب مین نگاہ گاڑے رہنا تندرستی کو مضر ہے
صرف مشق کے ذریعہ سے ہی خون آزادی و پٹھے بفراغت چلتے ہین۔ مشق نہ کرنا
خلاف قدرت ہی۔ ہر طالب علم کو لازم ہے کہ ہر روز کم سے کم دو گھنٹہ کھلی ہوا مین

چلنے کی مشق رکھے - اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو سر دیا نون وگوشت کے ڈھانچے کو
اندرونی حصہ کے پھیپھون کے رکنے و معدہ کی بے ترتیبی و دیگر بے چینیان ٹھیک وقت پر
اُسکو اطلاع دینگے کہ تم قدرت کے خلاف کام کر رہے ہو - اور اگر جلد اپنے چال
چلن کو درست نہ کروگے تو مثل خراب و سُست لڑکے کے سزا پاوُگے - کیونکہ قدرت
مثل کسی نرم دل مالک کے نہین ہے جو اپنے نوکر کی حکم عدولی کا لحاظ نہ کرے -
طالب علم کو کسی طور نہ اجب نہین ہے کہ بیٹھے رہنے کے سبب صحت بخش عادات سے
باز رہے - انسان کھڑے ہوئے بھی بیٹھنے کے مانند خیال کر سکتا ہے بلکہ زیادہ
بہتر طور پر - اور چونکہ ان دنون بڑی بڑی کتابین ارزان قیمت پر خریدی جا سکتی ہین
یہ کچھ ضرور نہین ہی ایک شخص انکو صرف پیٹھ جھکا کر اور سینا بڑھا کر کے ہی مطالعہ
کرے - ناٹک یا شعروں کی کتاب کمرے مین ادھر اُدھر ٹہلتے ہوئے کرسی پر اونگھتے
ہوئے پڑھنے کی نسبت بہتر طور پر پڑھی جا سکتی ہی - درحقیقت بیٹھنا نہایت خراب
عادت ہی جہان تک ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے - مگر جب کبھی بیٹھے رہنے ہی کا کام پڑے
تو ہر حال مین سیدھے اور روشنی کیطرف پشت کر کے اور چھاتی کو آگے کیے ہوئے
بیٹھو - اور جب زبان سیکھتے یا شعرون کی کتاب پڑھتے ہو تو ضرور بآواز بلند پڑھو -
اسطور مشق کرنے کی ہدایت کلمنس ساکن سکندریا نے کی ہے اس سے دو فائدے
ہین ایک یہ کہ پھیپھڑے جنکا صحیح و سالم رہنا زندگی کے واسطے نہایت ضرور ہے
مضبوطی پکڑتے ہین - اور دوسرے یہ کہ کان آواز کے فرق پہچاننے کے عادی
ہو جاتے ہین - اس تعلیم سے ہمارے عام مدرسون مین نہایت غفلت کیجاتی ہی
دراصل اکثر حالتون مین عام کو بیٹھے رہنے کی عادت مین کچھ نسبت نہین ہی - یہ سچ ہی

کرکتابون کے درمیان ایک معین وقت تک طالب علم کو کام رہتا ہی لیکن اگر ہم
ہومر کی شاعری کو بخوبی مطالعہ کیا چاہین تو جب یونانی زبان کی گرمر سیکھ لی ہوگی
تو اُس کتاب کو پہاڑ کی چوٹی یا درختون کے درمیان یا جہان کہین چاہین پڑہین
درختون کی خوشبو کے درمیان یا پانی کے بھن بھناہٹ کے بیچ اسچیلین
ڈبلو ٹو ٹلٹ ناٹکون کا پڑھنا اور بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہی - زیادہ مشکل
الفاظ سمجھنے کے لیے آسان طریقہ یہ ہے کہ اول مرتبہ اُنکی فہرست بناکر
ذہن پر چڑھا لے یقین ہے دوسرے مرتبہ پڑھنے مین آسانی پڑے -
یہ ہرگز مناسب نہین ہے کہ مطالعہ کرنے مین ایسا مشغول ہو کہ دائم المرض ہو جاے -
اس سے محفوظ رہنے کے واسطے نہایت عمدہ ترکیب یہ ہی کہ والنٹیر کی قواعد مین
شریک ہو جاو - اس سے دو غرضین نکلینگی - ایک یہ کہ عضلات کی کھنچی جاتی رہیگی
اور سپاہیانہ وضع ہو جائیگی - دوسرے یہ کہ ہر وقت رئیس ہونے کے فرائض اور
مردانگی کے کامون کے واسطے کمربستہ رہنا سیکھ لوگے - زمانہ حال کے یوروپین
لوگ مثل قدیم یونانیون کی مردانی کثرت و مشق کے بخوبی قدر شناس ہین - وہان
ہر شخص ایک معین وقت تک فوج مین کام کرتا ہے - لیکن ہمارے ملک مین یہ نہایت
خرابی ہی کہ شروع عمر ہی مین لڑکون کو دوکان پر بٹھا دیتے ہین اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ

حاشیہ - تو شایستہ ملکون مین دستور ہی کہ عام لوگونکو اجازت رہتی ہی کہ جو چاہی بلا تنخواہ اپنے خاص شہرمین جنگی قواعد سیکھے تاکہ جب ضرورت کا وقت پیش آوے تو اپنی عزت و ملک کی خاطر وا ہتھا خاص حاکم کی بچاؤ کے لیے اپنے دشمن سے لڑ سکے - اور مردانہ مشق سے تندرست رہے اور دو مرد انگی کی دیے کر لڑ سکے - مگر افسوس باوجود ہندوستانی رعایا کے ایسی وفادار و جانثار ہونے کی اور اخبارات شور و غل کے سرکار انکو والنٹیر ہونے کے اجازت نہین دیتی - اور نہ اسکا خاص سبب ہے کہ مبادا دشمنی اسکے خلاف ہی کرین -
مترجم

نہ ہم مین وہ مردانگی رہجاتی ہے اور نہ وہ جوش حب وطنی - فی زمانہ ریلوے اور
اسٹیم بوٹ کے ذریعہ سے سفر کرنا اسقدر زیادہ آسان ہوا رزان ہو کہ وہ طالب علم
جو ہفتون و مہینون اپنی کتاب مین چھپا رہتا ہی اور یہ ذرا حوصلہ نہین کرتا کہ کسی سبز میدان
پہاڑ یا سمندر کے کنارے کی لہلہاتی ہوئی خوبصورت جزیرہ کی ہوا کھاوے اور خوش منظر دیکھے
قابل معافی نہین ہے اگر وہ چاہے تو اپنی پاکٹ مین کوئی کتاب لیے رہے
مگر یہ بہتر ہے کہ جہانتک ممکن ہو بلا کتابی مدد کے سیر کرنا سیکھے - خدا کی خلقت و قدرت
کو بغور دیکھنے سے اور آزاد و سہانی ہوا لگنے سے از خود خیالات پختہ ہوتے ہین
لیکن یہ ضرور نہین ہے کہ ہر انسان ورڈسورڈتھ کے شاعر کے مانند سفر و سیر
کی اصل غرضین یعنی حصول تندرستی و ترقی فراموش کر کے اشعار گڑھنے لگے - علوم
جمادات و نباتات و حیوانات اور انکی دیگر شاخین جو اسرار قدرت کے دریافت سے
متعلق ہین کھلے میدان مین ہی عمدہ طور پر مطالعہ کیجا سکتی ہین اور انمین بکامیابی
ترقی کرنا جبھی ممکن ہو سکتا ہی جبکہ پیادہ پا سفر کرنے کی عادت پڑجاوے
علم تواریخ و عمارت کھنڈرون و قدیم عمارتون کے درمیان بہتر طور پر سیکھے جاتے ہین
اور ایسے زمانہ مین جبکہ کل دنیا کو زیادہ چلنے پھرنے کا کام رہتا ہی وہ طالب علم
جو گھر کے باہر نہین نکلتا اور صرف اپنی کتابون پر ہی تربیت یافتہ ہونے کے لیے
تکیہ رکھتا ہی دایم المریض ہو کر جلد راہی عدم ہو جاتا ہی - جب تک وہ زندہ رہتا ہی
قوی و تندرست لوگ اسکو نظر ترس سے دیکھتے ہین -

جسم کی کل کو درست حالت مین مضبوط رکھنے کے لیے مردانہ کھیل و کثرت ضرور
ہین - کیمبرج والون مین یہ رواج ہی کہ صبح کھانا کھانے کے قبل ٹہل لیتے ہین -

مگر یہ قاعدہ اُن مین صرف بطور ایک رسم کے ہو گیا ہے ہر شخص نہین جانتا کہ
اسمین مین خوش مزاجی کا مصالحہ ملا لینے سے کسقدر زیادہ فائدہ ہوتا ہی۔
وہ شخص جنکو ٹہلنا مرغوب نہو بہتر ہے کہ چند دوستون کے ساتھ مکان پر [illegible]
کیا کرین۔ نوجوانون کو لڑکون کے لیے کرکٹ اور زیادہ سن و سنجیدہ طبیعت
والون کے واسطے گیند و بلہ اور ہر قسم کے لوگون کے واسطے اسکاٹ لینڈ کا
کھیل گولف مناسب ہی۔ کشتی چلانا جبکہ معمول سے زیادہ نہو جیسا کہ بعض اوقات
اکسفرڈ و کیمبرج مین ہوتا ہی صحت آور و مردانہ مشق ہے پال ڈنڈہ کا چلانا
جیسا کہ جزیرہ سٹ لینڈ و ہیڈنز کے لوگونکا قاعدہ ہی نہایت عمدہ مشق ہے
اسکے ذریعہ سے جسم کے ہر عضو کو بخوبی حرکت پہونچتی ہے۔ مچھلی کا شکار شاعرانہ
طبیعت والے کو زیادہ مفید ہوتا ہے والٹن و اسوڈ ہٹ و جون ولسن
جو نہایت مشہور شاعر ہوئے ہین اسکے بڑے شوقین تھے۔ موسم بارش مین
انٹا گولی کا کھیل سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ اسکے ذریعہ سے نگاہ کی تیزی ہاتھ کی
پھرتی وغیرہ کو خوب ترقی ہوتی ہے۔ اس کھیل کے مقابل تاش کھیلنا واہیات
ہے۔ اسمین بجز یاد کو مشق ہونے کے اور کوئی فائدہ نہین۔ شطرنج کا کھیل
دل بہلاؤ نہین ہے۔ اسمین دماغ کو بہت زیادہ مشقت پڑتی ہے وہ البتہ
اس قسم کے لوگون کے واسطے جو پڑھنے لکھنے سے عاجز ہین کچھ فائدہ بخش ہی۔
مگر اُنکے واسطے جنکو ہمیشہ غور و فکر کا کام رہتا ہے کچھ آرام نہین پہونچاتا۔

کھانا و پینا ۲۰۔ اب ہم کھانے و پینے کے بارے مین کچھ کیفیت بیان کرینگے
گو یہ ایک معمولی بات ہی مگر جبتک کہ درستی اسکی کارروائی نہو نقصانات عظیم

جسم کے واسطے پیدا ہوتے ہین بڑھئی ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ دنیا مین دو شے انسان
کے حق مین قاتل ہین۔ ایک بہت کھانا اور دوسرے کافی خوراک نہ پانا۔
اول الذکر سے اسکاٹ لینڈ کے طلبہ کو کچھ سروکار نہین ہے۔ وے اکثر
زیادہ کھانے کی بہ نسبت کم کھانے سے مرجاتے ہین۔ البتہ اول یہ ضروری
کہ کچھ غذا ہونا چاہیے اور جب وہ دستیاب ہو تو خیال رکھنا چاہیے کہ آیا وہ مقوی
و صحت آور ہے یا نہین۔ اس معاملہ کی تفصیلات سے ہمین سروکار نہین۔ وہ
علم طب سے متعلق ہے۔ لیکن مین یقین کرتا ہون کہ عموماً کامل تجربہ سے یہی پایا گیا ہے کہ
جسقدر سادہ خوراک ہوگی اُسیقدر زیادہ مفید و عمدہ ہوگی۔ مدتون کے تجربے
ثابت ہے کہ دماغ و خون کو قوت پہونچانے کے لیے دوسری خوراک
ایسی زیادہ فائدہ بخش نہین ہوتی جیسی سادہ روٹی و سبز ترکاری کا شوربا ہوتا ہے۔
فرض کیا جاے کہ مقوی و عمدہ غذا بکثرت موجود ہے مگر تاہم لوگ اُسکے
استعمال کرنے مین طرح طرح کی غلطیان کرتے ہین۔ چند لوگ ایسے ہین جنکا زندگی
بسر کرنا چلنے کے مثل نہین ہے بلکہ دوڑنے کے مثل ہے۔ وہ کوئی کام بسہولت
نہین کرتے۔ پس جب وہ کھانے کو بیٹھتے ہین تو بہت جلد ہی کرتے ہین یہ عادت
بعید از عقل و مصلحت ہے۔ وہ شخص جو جلد ہی و گھبراہٹ کے ساتھ اپنا کھانا ختم
کرتا ہے۔ ذائقہ کا لطف اور پچاو کا فائدہ دونون ہاتھ سے کھوتا ہے۔ اگر
تجارتی شہرون مین کاروباری آدمیون کی یہ عادت ہے تو طالب علم و اہل قلم کب
اس سے خالی رہ سکتے ہین۔ شائق پڑھنے والے صرف جلدی جلدی ہی
نہین کھانا نگلنے لگتے ہین کہ وہ فارغ ہو کر اپنی کتاب مین مشغول ہون۔ بلکہ

بعض اوقات وہ کھانے کھاتے پڑھتے رہتے ہین اسطرح سے گویا وہ قدرت کو
مجبور کرتے ہین کہ یکبارگی دماغ و معدہ دونون سے کام لیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا
ہی۔ کہ دونون کمزور پڑجاتے ہین۔ لیوسین یا ارسطو پھنیس کی تصنیف کا
پڑھنا جبکہ چاے پیتے ہو نہایت خوشنما اور عمدہ معلوم ہوتا ہی لیکن کھانا ایک سنجیدہ
کام ہے۔ جو کہ ایک وقت مین کئی کامون کے ساتھ نہین ہو سکتا۔ اسکے ساتھ اگر
کچھ دلپسند گفتگو ہوتی جاے یا کوئی میٹھے سُرونکا باجا بجتا جاے تو ہاضمہ کو نہایت
مدد پہونچتی ہی۔ لیکن اسکے ساتھ پُرغور و مشکل کام ہونے سے نہایت نقصان
ہوتا ہی اس نظر سے انگریزی و جرمن طلبہ کا ایک ساتھ بیٹھکر کھانے کا طریق نہایت
پسندیدہ ہی۔ اسکاٹلینڈ کے فری چرچ نے منجملہ دیگر بڑی ترقیون کے ایک
یہ بھی بڑا کام کیا ہی کہ اپنے علم الوہیت کے طلبہ کے واسطے ایک کھانے کا کمرہ
تیار کیا ہی جسمین وے ایک ساتھ بیٹھکر کھانا تناول کرتے ہین۔ علاوہ قسم کے
کھانے مین تفریق بھی ہونا چاہیے۔ کھانا ہمیشہ یکسان نہ ہونا چاہیے۔ قسم
بدلتی رہنے سے بھوک درست رہتی ہے۔ علاوہ اسکے قدرت ہمیشہ
ایک حال پر رہنا پسند نہین کرتی۔ اسمین ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ معدہ
ایک ہی قسم کی خوراک کا عادی نہین ہونے پاتا۔
حالات تبدیل ہونے کے باعث اکثر وہ خوراک جو زیادہ پسند ہو میسر
نہین آتی۔
لہذا ہر حالت مین مساوی رہنے کے لیے ضرور ہے کہ معدہ کسی خاص قسم
کی غذا کا عادی نہ رکھا جاے۔ البتہ قلیل مقدار شراب پینے سے

ہاضمہ درست ہوتا ہی + اور طبیعت بشاش رہتی ہے۔ مگر تندرست نوجوانون کے
لیے اسکی کچھ حاجت نہین۔ طالب علم جسقدر اپنے دام تنباکو و شراب مین فضول
خرچ کرنے سے بچا سکین اتنا ہی بہتر ہے۔ فی الحقیقت سادہ پانی پینے ہی مین
یہ خوبی ہے کہ وہ انسان کو کسی گناہ مین نہین پڑنے دیتا۔ وہ نوجوان جو شروع
زندگی سے ہی شراب نوشی سے پرہیز کرتا ہے کبھی بے عزت نہین ہوتا اور ہمیشہ
اپنے اور اپنے دوستونکی مدد کے لیے وقت ضرورت پر تیار پایا جاتا ہے۔

ہوادار مکان رہنے کی ب[illegible]

ہوادار مکان۔ ۴۔ میری دانست مین شاگردون کو تنگ کمرون اور
ہوا کی روک کے بد اثرون سے واقف کرنے کی نسبت اور کوئی دوسری بات
زیادہ پر ضرور نہین ہے۔ ناپاک ہوا کبھی خون کو صاف نہین رکھ سکتی۔ اور
ناصاف خون سے جسم مین اقسام اقسام کی بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ لیکن بڑی
خرابی یہ ہی کہ چونکہ فی الفور ہوا کی ناپاکیزگی سے کوئی اثر نہین پیدا ہوتا۔ غافل
وبے پروا لوگ اُسمین بھی سانس لیتے رہتے ہین اور وہ ذرا اشارہ نہین سمجھتے کہ
وہ زہریلی رہے ہین۔ جسقدر زیادہ ایک بُرائی مین دغا و فریب ہوتا ہی اُسیقدر
زیادہ اسمین خطرہ ہوتا ہے۔ اُن طالب علمون کو جو کہ تنگ کمرون مین رہتے ہین
چاہیے کہ جب وہ باہر جائین اپنی کھڑکیان کھول جائین۔ اور اگر سونے کے
کمرے کی کھڑکیان اسطور پر لگی ہون انکی راہ ہو کر ہوا کے جھوکے سونے والے کے

+ شاید مثل گریٹ برٹن کے سرد ملک کے واسطے یہ درست ہو ہمارے ملک ہند مین وہ ہر صورت مین [illegible]
نہ ہے۔ ایک خاص وجہ ہے کہ ہمارے مذہب مین اُسکے استعمال کی ممانعت ہی۔ ملک کے علم طب مین اسکے چھونے تک کی
اجازت نہین ہی۔ اسکی بو تک کو وہ مضر بیان کرتا ہے۔ افسوس ہے تا بہ سرکار انگریزی کے طمع کی بدولت موضع بموضع موجود ہی
اور لاکھون لوگ ایسے ہی صحت حاصل ہونے کے باعث اسکے استعمال سے انسان سے حیوان بنے رہتے ہین۔ انکی زندگی برف
انکو برباد ہوجاتی ہی بلکہ اُنکے خاندانون کے واسطے باعث سخت مصیبت ہی رہتی ہے — مترجم

سیدھے منھ پر نہ آوین تو انکو شب و روز جاڑے و گرمی مین کھلے رہنے دو۔ اسکا ملینڈ مین اس عمل کے کرنے سے بڑا فائدہ رہتا ہے۔ ہان البتہ گرم ملکون مین جہان خراب بخارات رات کے وقت اُٹھا کرتے ہین ایسا کرنا درست نہو۔

سونا۔ سونا۔ ۵۔ سونے کے بارے مین بھی چند فقرے لکھنا مناسب ہین بعض لوگ خیال کرتے ہونگے کہ بھلا اس بارے مین کیا ہدایت ہو سکتی ہے۔ سونا تو قدرت سے ہی آتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ جب سے نیند معلوم ہو سو رہے۔ اور جب غم غا بو رہے۔ یا سورج طلوع ہونیکا وقت ہو اُٹھ بیٹھے۔ اگر ہمیشہ ایسا ہی برتاو رکھا جائے تو کیا خوب ہو مگر بنی انسان قدرتی احکام مین طرح طرح کے فریب کرتے ہین اور اسکے برعکس کام کرتے ہین۔ سونے کے معاملہ مین طالب العلم خاصکر زیادہ قصوروار ہوتے ہین۔ نہین بلکہ انکا کام ہی آرام کے خلاف ہے۔ طلبہ نیند کے غلبہ سے بچانے کے لیے جو تدابیر کرتے ہین نہایت مضر ہوتی ہین مثل تیز قہوہ کی کل اشیا جو دماغ کو بھڑکانے والی ہوتی ہین نیند کو ضائع کر دیتی ہین۔ طلبہ کو لازم ہے کہ دماغی محنت کے واسطے وقت مقرر کرین جو آرام کے وقت مین مخل نہو۔

دن کا اخیر کام ہلکا و آسان ہونا چاہیے۔ یا اس سے اور زیادہ بہتر ہے کہ سونے سے ایک گھنٹہ قبل چہل قدمی کرے۔ یا اپنے کسی دوست سے خوشگوار گفتگو کرے اس صورت مین قدرت بلا مزاحمت اپنے کام کریگی۔ اس بارے مین کوئی قاعدہ مقرر نہین ہو سکتا۔ عام تجربہ کے مطابق چھ سے لیکر آٹھ گھنٹے سونا انسان کو تندرستی کی حالت مین رکھنے کے لیے کافی ہے۔ جو شاگرد دو گھنٹے روز سیر کرتا ہے۔ اور سات یا نو گھنٹے روز دماغی محنت کرتا ہے جلد معلوم کر لیگا کہ زیادہ جاگنے سے سستی

دماغی کی رفع کرنے کے لیے کسقدر عرصہ تک سونا ضرور ہے - علی الصباح کے اٹھنے کی عادت کی تعریف مین کافی طور پر نہین کر سکتا - دنیا کے عموماً کل بزرگون کا یہی دستور رہا - اسمین شک نہین کہ جو شخص ایک قدرتی و آسان طریق پر اسکو کرتا ہے - ہمیشہ تندرست رہتا ہے - چند حالتون مین جیسے کہ مشہور بابرن بن سین متوفی کی کثرت کار و پریشانی کے باعث حالت تھی - صبح کا وقت ہی غور و فکر کے کامون کے واسطے نہایت مناسب ہے -

غسل کرنے کے فائدے

۱۶ - غسل و پانی کے باب مین مین باطمینان لکھ سکتا ہون کیونکہ مین نے اکثر مشہور اسپتالون کو دیکھا ہے جہان پانی کے ذریعہ سے بیماریون کا علاج کیا جاتا ہے - اور اس طریق کے اصول پر غور کیا ہے - نام - ہیڈروپیتھی سے کافی طور پر ظاہر نہین ہوتا کہ کس خوبی کے ساتھ اسکے مطابق مریضون کا علاج کیا جاتا ہے - اسمین ایک ٹھیک انداز کے ساتھ مشق و آرام، خوراک و دل بہلاو - و صحبت و پانی مریض کو اس ڈھنگ پر دیا جاتا ہے کہ جلدی سے از خود پسینہ نکلے - ہر شخص بخوبی انداز کر سکتا ہے کہ ان کل کامون کی ترتیب ہونے سے تندرستی کو بہت زیادہ فائدہ پہونچ سکتا ہے - اس علم کے چند ضروری امورات سے جو روزمرہ مین کام آتے ہین طلبہ کو مطلع ہونا واجب ہے بجز چند حالتون کے جبکہ ایک شخص نہایت نازک و کمزور ہو صبح غسل کرنے سے جسم صحیح و سالم تیار رہتا ہے! و مضبوط رہتا ہے جہان زیادہ پانی میسر نہ آئے وہان ایک رومال کو تر کرکے نچوڑ کر بدن صاف کرڈالنا ہی کافی ہے - ایسی صورت مین تر کپڑے سے بدن پونچھنے کے بعد خشک کپڑے سے رگڑ ڈالنا چاہیے - اس سے بدن چمکنے لگتا ہے - اس ترکیب سے جسم ہر قسم کی بیماریون سے

حاشیہ: ہیڈروپیتھی - وہ طریق طب جسمین بیماریون کا علاج پانی کے ذریعہ سے ہوتا ہے

محفوظ رہتا ہے جو کہ ہمارے ملک مین بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہین چند بیماریون کے
علاج بدن پر تر کپڑا رکھنے سے ہوتے ہین۔۔ مگر اس قسم کا علاج لائق حکیم کے
زیر نگرانی ہونا چاہیے لیکن اسکی تاثیر جسم کی مضبوطی پر منحصر ہے۔ وہ ہر نوجوان
مین جو مشق و کھلے میدان مین ہوا کھانے کا عادی ہے ہوتی ہی۔ لیکن سست
و نازک مزاج والے شخصون کو سرد پانی سے یکایک تجربہ کرنے مین احتیاط لازم ہی
انکو اُنسے جو زیادہ تجربہ کار ہین ہدایت لینا چاہیے۔

دل درست حالت ... تندرستی کے ... لازمی ہے

۷ ۔ جو کچھ مجھسے تندرستی کی نسبت کہا ہے وہ علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائیگا۔
کوئی انسان خالی شکم پروری سے ہی صحیح و سالم نہین رہ سکتا جسم جو ایک
عجیب کل کا ڈھانچا ہی دل کی حالت کے موافق رہتا ہے۔ اگر دل کے واسطے جو کہ
جسم مین وہ کام کرتا ہے جو دھوان انجن مین کرتا ہے کوئی ضبط کرنیوالی قوت نہو
تو ممکن ہی کہ کسی وقت وہ کل کے پرزون کو نہایت تندی کے ساتھ چلا کر دیوے ترتیب
کردہ سے جسم کا کوئی کام بسلامتی و درستی نہین ہو سکتا تا وقتیکہ خوب تربیت یافتہ
روح بھی اسکی ہدایت و رہنمائی نہ کرے۔ جب دل کی نگرانی و ہدایت دور ہو جاتی ہے
تو جسم کی نفسانی خواہشون کو خوب زور ہوتا ہے۔ با ترتیب جوش دل جسم کے باجے کے
تارون کو مناسب سُرون کے ساتھ بجاتے ہین۔ نفس پروری کے بے انداز غوطون سے
بچنے مین دل اُس تند دھڑکے و صدمہ سے محفوظ رہتا ہے جو اسکی قوت کو ضایع
کر دیتا ہے لہذا اگر تم تندرست رہنا چاہو تو نیک ہو اور نیک ہونا چاہو تو
عقلمند ہو اور عقلمند رہنا چاہو تو دیندار و باادب ہو کیونکہ خوف خدا عقلمندی کی بنا ہے
اسکی تفصیل آیندہ باب مین کیجائیگی۔

اخلاق کی درستی

انسان مین اخلاق کی وہ قوت ہی جو اُسکے ارادے اور مقصدونکی رہنمائی کرتی
ہے اس باعث وہ ہر قسم کی انسانی بزرگی کی اصل اصول سمجھی جاتی ہے۔ ایک انسان
چاہے جیسا ہوشیار و چست و چالاک و مضبوط و طاقتور ہو مگر جب تک کہ وہ نیک
نہو محض ناچیز و حقیر ہے۔ وہ کیسا ہی اعلےٰ رتبہ کو کیون نہ پہونچا ہو اور کیسے ہی
مہمات عظیم اُسنے کیون نہ سر کی ہون۔ مگر جب تک کہ وہ نیک نہو گا اُسکی سب شان
و حیثیت بے رونق و پوچ ہے۔ نپولین اول ایسی جاہ و جلال کی ایک تمثیل ہے
گو مغربی دنیا مین اُسکا بڑا دور دورہ ہوا اور اُسکی طاقت کا بڑا زور و شور رہا مگر
اسمین کوئی اصل انسانی بزرگی و خوبی نہ تھی۔ اگرچہ واقعی وہ خراب آدمی نہ تھا
لیکن جنگی فتوحات و دنیوی بزرگی کی تشنگی مین اُسکو اس عمدہ خوبی کی مشق کرنے کا
موقع نصیب نہ ہوا جو محض بے غرضی و خلوص محبت و نیکی سے پیدا ہوتی ہے
چنانچہ گو وہ دنیوی طاقت و دولت مین عروج کو پہونچ گیا مگر اخلاق مین نہایت
محتاج و غریب رہا۔ اس کمی کے باعث صرف فتحیاب و مدبر نامی اصلی بزرگی کے
حاصل کرنے سے محروم نہین رہتے ہین ۔ ھارٹلی صاحب رقمطراز ہین کہ "
مختلف علوم مثلاً ریاضی و فلاسفی و الوہیت کے استادون مین بہت زیادہ خودستائی
و غرور و رشک و حماقت پائی جاتی ہے" یہ کچھ جائے تعجب نہین ہے اخلاق
مثل دیگر علوم و فنون کے بشرطیکہ اسکو عمدہ خوبی بکمال کو پہونچانے کی نیت ہو

خاص توجہ و محنت چاہتا ہی - چونکہ ہمارے نفس امارہ مثل ہوا کے آسانی ضبط

نہیں ہو سکتے اور ہمارے اعمال اس سے ہی پیدا ہوتے ہیں - اس سبب سے

اخلاقی خوبی حاصل کرنا سہل نہیں ہے - بلکہ انسان کے واسطے اسکے اعلی درجہ پر

پہونچنا ایک مہم عظیم طے کرنا ہی - لارڈ بیرن کے واسطے شاعر ہونا آسان تھا کیونکہ

شعرگوئی اسکی طبیعت سے بہت کچھ مناسبت رکھتی تھی - وہ عقاب کی مثل تھا

جسکی بلند پروازی پر حیرت نہیں ہو سکتی لیکن نفس کا ضبط کرنا و حاصل کرنا بڑے ہیں

ویسے فاحشی کو دور کرنا اور مثل فرمی ہوش و شریف انسان کے برتا و رکھنا اسکے

واسطے امر محال تھا - اسنے کبھی اسجانب کوشش تک نہیں کی - باوجود نہایت

ذہین و ذکی شاعر ہونے کے اسکا طرز معاشرت نہایت ابتر و معیوب تھا

جس سے لوگونکو عبرت ہوتی ہے - اسی بات کی مثیل اگر سیوج لینڈر بھی

ہے - اگرچہ وہ نہایت زبردست شاعر تھا جسکا نظیر انگریزی مضمون میں شاید

دوسرا نہ ملیگا - مگر وہ ایسا خودغرض و ہٹ دھرم و ضدی تھا کہ ہمیشہ مثل

خفقانی و دیوانے کے رہتا تھا - پس ہر انسان کو لازم ہی جو سفر زندگی میں

تباہی سے محفوظ رہنا چاہتا ہو کہ اپنے دل میں پاک کتاب کی ایک نصیحت کو نقش

کیے رہے وہ یہ ہی کہ انسان کو نہ روپیہ نہ اختیار نہ ہوشیاری نہ شہرت نہ آزادی

اہلیت نہ تندرستی ایسی ضرور ہی جیسا نیک چلن - تربیت یافتہ طبیعت بد اصلی میں

محفوظ رکھ سکتی ہی - اگر ہم اس صورت میں نہ بچیں تو ضرور نہایت خرابی میں پڑ جاینگے

جب کوئی انسان یہ کہکر بیٹھ رہتا ہے کہ اگر میں اپنی ترقی نہ کرونگا تو میں زیادہ خراب

بھی نہونگا - تو بلاشک وہ زیادہ خراب ہو جائیگا - پس اگر انسان اپنے

کی عمدہ خوبیون کو بے ترقی دیے ہوئے یون ہی رہنے دے تو ضرور وہ
روز بروز زیادہ کمزور و بے جان ہوتے جائینگے۔ لہذا ہمپر واجب ہی کہ مثل جوانمردونکے
کمر باندھین اور نیکی کے خیال دل مین رکھکر دوسرون کی بھلائی کی نیت کرکے شرافت
و فیاضی کے ساتھہ زندگی بسر کرنے کی کوشش کرین۔

مذہب اور اخلاق دونشین ہین۔

۲۔۔۔ پیشتر تفصیل وار تحریر کرنے کے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق و
دینداری کے درمیان جو کچھہ نسبت ہی۔ اور جسکو لوگ ہمیشہ صحیح صحیح نہین سمجھتے ہین
بیان کر دیجاے۔ چند انگریزی حکما مثل جرمی بنتھم وغیرہ نے اخلاق کے
قواعد اسطور پر تحریر کیے ہین کہ گویا اسکو دینداری و خداپرستی سے کچھہ واسطہ
و سروکار نہین ہی۔ فی الواقع ان حکیمون کی یہ راے نہایت تنگدلی و کم فہمی پر مبنی
ہی۔ بلاشک ایک اہل دانش و حکیم مثل ایپیکورس کے دنیا مین بڑا نیک شخص ہو سکتا ہی
اور پاک طور پر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اسکا عقیدہ تھا کہ یہ وسیع دنیا صرف پانچ عنصر
کے میل سے قائم ہے اسکا کوئی علیحدہ خالق نہین ہے۔ اسی طور فی زمانہ چند
نیک لوگ ہین جو قانون قدرت اور اسکے صحیح نتائج اور ظاہرا حالات کے درست
میل کی نسبت گفتگو کرتے ہین اور اسکے آگے اور کچھہ نہین مانتے۔ مگر انسان کا
ضمیر و دل بشرطیکہ وہ درست حالت مین ہو اسکو قبول نہین کرتا۔ بلکہ اسکو نہایت
معیوب و خلاف قدرت سمجھتا ہے ان لوگون کی مثال ٹھیک اسطور پر ہو سکتی ہی۔
کہ ایک نیک رئیس ایک ملک کا تمام محصول سرکاری برضامندی بخوبی ادا کرے فوج
مین اپنے وقت معینہ تک خدمت کرے اور اپنے ملک کے بادشاہ کی خاطر جوانمردی سے لڑے
مگر جب بادشاہ کی سواری سر بازار گذرے تو اسکا آداب بجالانے کے لیے

اپنی ٹوپی اُتارنے سے انکار کرے۔ پس اگر ہم اس شخص کو بدخواہ و باغی نہ کہین تاہم بے ڈھنگ و بدسلیقہ تو کہینگے۔ یہی فی نفسہ ملحد کی نسبت کہا جا سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کا شمار خام خیال و واہی خفقانیون مین کیا جاتا ہے۔ وے اُس دیوانہ کے مثل ہین جو ریشم کی ڈوری خود اپنا گلا گھونٹنے کے لیئے بٹتا ہے۔ وے مثل اُس کل کے ہین جسمین کچھ گرمی و رنگ نہو۔ بلا مذہب کے اخلاق کے قواعد کی پابندی اسطور پر ہے جیسا یہ فرض کرنا کہ بلا جیمس واٹ کی دانائی و فکر و غور کے دھوین کی کل تیار ہو گی۔ بلا دینداری اخلاق اسطور پر ہے جیسی ایک بڑی نہر بلا پانی کے یا جسم بلا سر کے۔ المختصر مذہب کل اخلاق کا اصل الاصول ہے۔ لہذا نوجوانوں پر لازم ہے کہ وہ زمانہ حال کے مختلف اخلاقی قاعدون پر جو ظاہرا دنیاداری کے واسطے بلا لحاظ قایم کیئے گیے ہین نہ بھولین۔ الغرض کل اخلاقی خوبیونکی اصل بنیاد سچی دینداری ہے اور اسکا سرچشمہ خدا ہے۔

۳۔ اب مین ان چند خوبیوں کا ذکر تفصیل وار کرتا ہون جسکا حاصل کرنا اُن نوجوانوں کا بلند حوصلہ ہونا چاہیے جو زندگی کی الٰہی بخششوں سے مستفید ہونے کی خواہش کرتے ہین۔ زندگی کے مختلف وقت اپنا خاص مطالبہ رکھتے ہین اور کامیابی و ناکامیابی کے خاص خاص موقع پیش کرتے ہین۔ گلاب صرف موسم بہار مین پھولتا ہے اسی طور انسان کے عمدہ اوصاف و خوبیون کے حاصل کرنے کے لیے خاص خاص وقت ہین۔ اگر وہ انسان کی کمسنی مین نمود نہوں تو ممکن نہین کہ بڑی عمر مین حاصل ہون جسطور کہ وہ پودا جو لگاتے ہی زور نہین کرتا اور کلّے نہین پھوڑتا۔ بعدہ کبھی سرسبز نہو گا۔

فرمانبرداری۔ یہ۔ سب سے اول خوبی جو نوجوانون مین ہونا چاہیے فرمانبرداری ہے۔

فی زمانہ آزادی کا بہت چرچا رہتا ہی۔ اور بلاشک وہ نہایت عمدہ چیز ہی اور سب
ذی ہوش اسکی قدر کرتے ہین۔ لیکن یہ نہایت ضرور ہے کہ ہم سمجھ لین کہ
فی نفسہ اس سے کیا مطلب ہی آزادی کے اصلی معنے ہین کہ کل قدرتی قونون سے
کام لینے مین انسان ہر ناجائز وغیرہ واجب قید سے بری ہے۔ ایسی
آزادی دراصل اعلے خوبی ہے۔ وہ دور زندگی مین تعین روانگی کا نقطہ ہی۔ مگر اسکے
ذریعہ سے یہ ظاہر نہین ہوسکتا کہ انسان کو کسطور پر اور کس جانب روانہ ہونا چاہیے
اس معینہ مقام کے آگے زندگی کے کل اعمال و کاروبار مختلف پابندیون و قاعدون سے
مقید ہین۔ ہر قسم کے قاعدے حد مقررہ ہین اور قاعدے کی پابندی دراصل شائستہ
طرز معاشرت ہی۔ چونکہ کل قاعدے و پابندیان جنپر عمل کرنا انسان پر واجب ہی
ایسی نہین ہین جنکو اسنے اپنی رضامندی سے خود مقرر کیے ہون۔ بلکہ ایسے ہین جنکو
اعلے بزرگون نے تمام بنی نوع انسان کی بہبودی و بہتری کی غرض سے قائم کیے
ہین۔ لہذا ہر شخص کو جو عام مجلس کا ایک نیک و کارآمد شریک ہونا چاہتا ہو لازم ہی کہ
اول فرمانبرداری کرنا سیکھے۔ قانون و فوج۔ و مذہب و ملازمت سرکاری کل
پیشون مین اسی عمدہ صفت کی ضرورت رہتی ہی۔ یہ سچ ہی کہ اگر انسان
کسی صورت مین آزادی نہ رکھی جائے تو وہ انسانیت سے محروم ہو کر صرف
بالکل ہو جائے۔ مگر جبکہ وہ مجلس انسان کا شریک رہنا چاہتا ہی ان قیدون سے بری نہین ہو
جو سب کو باندھے ہوئے ہی۔ اور ایک جا کیے ہوئے ہی۔ اگرچہ انسان اپنے ہمجنسون
مین سب سے اعلے مرتبہ کا ہوتا ہم وہ عام قواعد مجلس کی پابندی سے بری نہین
ہوسکتا۔ سفر پر عام بدن کی تکلیف و آرام کا ایسا ہی اثر ہوتا ہی جیسا قدمون پر

ہر انسان کا عین فرض ہی اور اس مین ہی اسکی سلامتی ہی کہ مجلس کے عام قواعد کی
پابندی کرے۔ سینٹ پال نے اپنی معمولی فصاحت و سرگرمی و ہوشیاری کے ساتھ
اس خوبی کے بارے مین تحریر کیا ہی۔ پس جب کبھی تمھارے دل مین انکے خلاف کاربند ہونے
کی خواہش پیدا ہو تو مین تمھین صلاح دیتا ہون کہ کتاب اول کورنتھن کے دوازدہم
باب کو کھولکر ۱۲ سے ۱۸ آیت تک بسنجیدگی و غور مطالعہ کرو۔ ہر خواہش خلاف قاعدہ
مثل دیوار کے چھوٹے شگافون کے ہے جو بند نہ کیا جاوے تو رفتہ رفتہ بہت بڑا ہوکر اسکو
پھاڑ دیتا ہی + رومی مورخ ایک اعلی سپہ سالار کی تعریف مین لکھتا ہی۔ کہ اسمین سب سے عمدہ
یہ خوبی تھی کہ "وہ حکم دینا و فرمانبرداری کرنا یکسان طور پر جانتا تھا"۔ گو بلاشک حکم دینا
و فرمانبرداری کرنا بالکل ایک دوسرے کے برعکس ہین مگر آخرالذکر اول الذکر کے واسطے لائق
بنانے کے لیے نہایت ضروری ہی۔ کیونکہ وہ جو صرف حکم کے کرنے کے عادی ہین ان
قیدونکو نہین جانتے جو بغرض فائدہ اختیار کو محدود کیے رہتے ہین۔ سب نوجوانون پر
واجب ہی کہ بزرگون و صاحب اختیار لوگون کی فرمانبرداری کو ایک اعلے خوبی سمجھ کر اپنا فرض
قرار دین کم سنی مین اسکی نہایت ضرورت رہتی ہی جس کام کے واسطے حکم ہو وہ بدرستی و قاعدہ
ہونا چاہیے کسی بات سے ایک نوجوان اپنے بزرگ و مالک کی نگاہون مین اسقدر زیادہ
عزیز نہین ہوتا جسقدر کہ انجام کاروبار مفوضہ مین پابندی اوقات و درستی سے ہوتا ہی یہ کچھ
جاے حیرت نہین ہے کیونکہ جب ایک کل کے سب پرزے اپنے اپنے معینہ کام کو درستی سے
کرینگے تو وہ ضرور ٹھیک چلتے رہینگے۔ عام مجلس کے متفرق و پیچیدہ کاروبار مین نافرمانی کی

+ ہمارے دھرم شاستر مین مجلس یعنی انسان کی بہبودی کے لیے قواعد مرقوم ہین وہ جو انکی پابندی
کرتا ہے راستباز و دیندار کہا جاتا ہے یہی دھرماتما کہلاتا ہے۔ منو سمرت صرف اسی بارے مین ترجمہ
مترجم نے ہندی مین ایک مجموعہ من کی شدھی کے بارے مین آریہ سماج الہ آباد من دیا تھا اس مین اسی
بارے مین نہایت تفصیل کی گئی ہے وہ چھپا ہوا موجود ہے قیمت ۲ مر

جب ایک گھڑی درست چلتی ہے تو وقت ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ اسی طور تم اس شخص کی گھڑی ہو جو تمھیں ایک کام خاص سپرد کرکے ایک معینہ وقت پر اسکی پورے ہونے کی امید کرتا ہے۔ ایک شریک مجلس کی سب سے زیادہ تعریف ہو سکتی ہے۔ کہ:-

یہ شخص اپنا مفوضہ کام ہمیشہ مستعدی سے کرتا ہے اور ہمیشہ ٹھیک وقت پر موجود رہتا ہے جبکہ اسکی امید کیجاتی ہے۔ +

سچائی) ۵۔ فرمانبرداری کے بعد سب سے اعلی خوبی جو نوجوان کو سیکھنا چاہیے سچائی ہے۔ ہم حکیم پلوٹو کے اس قول سے دلی اتفاق ظاہر کرتے ہین۔ کہ دروغ سے دونون انسان و دیوتا نفرت کرتے ہین۔ شروع مین خصوصاً لڑکے سچے ہوتے ہین۔ مگر خوف و شیخی و غرض و دیگر خیالات کے باعث یہ قدرتی خوبی کم ہوجاتی ہے۔ یہان تک کہ وہ بڑی عمر پر پہونچتے پہونچتے بالکل لغو و نکمے ہوجاتے ہین۔ جون اسٹوئرٹ مل نے اپنے ایک پولیٹکل رسالہ مین تحریر کیا ہے کہ انگلینڈ کا فرقہ مزدوری پیشہ جھوٹ بولنے کا نہایت عادی ہے۔ اور پھر اسنے دوسری جگہ ہر اسکی تعریف مین لکھا ہے کہ گویہ لوگ جھوٹ بولتے ہین۔ مگر اس عیب و کمینہ پن کے باعث دل مین پشیمان رہتے ہین۔ نوجوانون کو شروع سے ہی یہ بات اپنے دل مین نقش کرلینا چاہیے کہ دنیا مین کوئی خراب بات ظاہر ہوئے بغیر نہین رہ سکتی حقیقت حال کبھی پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے انکو لازم ہے کہ اپنے کو اصل کی نسبت کم ظاہر کرین نہ کہ زیادہ۔ وہ جو کسی خاص کام مین

+ فرمانبرداری کے بھی بڑے فائدے ہین (۱) اعلے بزرگ و علما صرف اسی کام کے کرنے کی ہدایت کرتے ہین۔ جنکو انھون نے اپنے عمر کے تجربہ سے مفید جانا ہے۔ اور اسکے ترک کرنے کو جیسا مضر سمجھا ہے (۲) وے ہمارے سچے خیراندیش ہین۔ (۳) انسان کے دل کو راضی کرنے کے لیے بغیر فرمانبرداری و طاعت کے اور کوئی بہتر ترکیب نہین ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ فرمانبردار لڑکا سب کا عزیز ہوتا ہے اور کل اوصاف نیک و علم جلد حاصل کرلیتا ہے۔ کوئی انتظام حکمرانی و مذہب و مجلس قائم نہین رہ سکتا تا وقتیکہ لوگ فرمانبردار نہون۔ فرمانبردار لوگ خیرخواہ سرکار و مومن اور مخلص کہلاتے ہین۔ مسترجم

باہر ونمایش کیاجاتا ہے جو اندر نہین ہے فریب کرتا ہے۔ شاید اسوقت فریب سے
اسکا کام نکل جاے مگر بعدہ اسطور پر اصلیت ظاہر ہوجاتی ہے جسطور چاندی کی
قلعی کیے ہوے تانبے کے برتن مین قلعی گھسجانے پر اصل تانبا دکھنے لگتا ہی۔
یقین کرنا چاہیے کہ روزمرہ کے استعمال مین ہمیشہ قلعی نہین رہ سکتی۔ اس قسم کا
فریب پیشہ ور لوگ منافع حاصل کرنے کی غرض سے اور نوجوان کاہلی و شیخی خوری کی
کے باعث کیا کرتے ہین۔ نوجوانون کا عین فرض ہے کہ ان تینون عیبون سے
بچتے رہین۔ کاہل آدمی کبھی اپنے کام کو درست نہین کرتا اس باعث وہ جھوٹ کو
سچ دکھانے کی کوشش کرتا ہی۔ جسطور جبکہ ایک سست طالب علم سے ایک لیٹن گرامر کے
کے فقرہ کو ترجمہ کرنے کو کہا جاے تو وہ مقابل کے صفحہ پر نظر ڈالکر نقل کر دیتا ہے
پس کیا یہ جھوٹ نہین ہے؟ استاد تو دریافت کرتا ہے کہ تم اپنی عقل سے لکھو
اور تم صرف ایک کاغذ سے نقل کرکے دکھاتے ہو تو کیا یہ جھوٹ نہین ہی۔ سب
بیہودہ و بھدے ذرا مکمل و بے اصل کام در حقیقت جھوٹ ہوتے ہین جن سے انکو شرمانا چاہیے
شیخی بھی ایک قسم کا جھوٹ ہی۔ دوسرون کے سامنے اچھے معلوم ہونے کے لیے نوجوان جو
اکثر کم وقعت اور ناتجربہ کار ہوتے ہین اصل کی نسبت بہت زیادہ علم رکھنے کا دعوے
کرنے لگتے ہین۔ اسیطور انکی عادت پڑجاتی ہی کہ اپنے کو بہت زیادہ دکھلاوین اسی
انکی نسبت دوسرونکو دھوکا ہوجاتا ہی۔ انسان کو لازم ہی کہ شروع سے ہی اپنی
ناواقفیت ابتدا ہی سے تسلیم کرنے کی عادت ڈالے۔ اس سے عمر بھر اسکو بہت فایدہ حاصل
ہوگا ورنہ یہ بد عادت ایسی مضبوط جڑ پکڑیگی کہ وہ خود اپنے کو فریب مین ڈالیگا۔ اور اسکی
کل زندگی جھوٹی نمایش مین صرف ہوگی جسکے اقسام کے نقصانات ہونا مقصود ہین۔

شیخی کی بہ نسبت بزدلی و پست ہمتی سے ایک نوجوان کو زیادہ ذلتین و تکلیفین
برداشت کرنی پڑتی ہین شیخی جو طبعیاً لڑکون مین ہوا کرتی ہی ضرور دور کردینا چاہیے
کل مجلس اپنے پیشتر کا کو اصل سے زیادہ نمایش رکھنے مین روکتی ہے - لیکن بزدلی کی کوئی
دوا نہین - پس وے جو کم سنی مین اپنے خیالات ظاہر کرنے سے ڈرتے ہین انکی
بڑی عمر مین ایسے خیال کرنے سے جیسے وہ چاہتے ہین ڈرینگے -

ایسی ہمت رکھنا کہ جو واجب سمجھا جاے بے خوف کہدیا جاے یا جو کام حق بجانب
ہو بلا تامل کر ڈالا جاے - فی نفسہ نہایت عمدہ صفت ہی - اکثر دیکھا گیا ہی کہ بنی انسان
کی مجلس کے مقررہ قواعد و طور و طریق ایسی ہمت کے خلاف ہوے ہین - ایسی
صورت مین بیخوف سچ کہدینے مین اسقدر زیادہ جوانمردی و بہادری درکار ہوتی ہی
کہ وہ ہر کس و ناکس مین نہین ہوتی - ہر موقع پر مناسب نہین ہوتا کہ سب جو ایک شخص سچ
جانتا ہو کہدے - سچ کی نسبت کوئی شے زیادہ ناراض کرانے والی نہین ہوتی -
جبکہ وہ کسی فائدہ و شوق کے خلاف ہو - گو بعض اوقات ایسا ہوجاتا ہے کہ
بلا لحاظ کسی کی ناراضی کے مجبوراً سچ کہنا پڑتا ہے - مگر یہ انسانیت و شایستگی
کے محض خلاف ہے کہ بلا واسطہ سچ کہکر کسی کو ناراض کرو - ایسے ہی معاملون کے
واسطے ایک اعلیٰ بزرگ و عاقل کی نصیحت ہے کہ " سانپ کے مثل عقلمند ہو
اور فاختہ کے مثل سیدھے و غریب " یاد رہے اسکے بعض ایسے موقع ہوتے
ہین کہ جہان دلیری و بہادری کے ساتھ سچ بولنا عین فرض ہوتا ہو گو ایسا کرنے
مین کتنا ہی زیادہ خطرہ ہو - اگر وہ ایسا نہ کرے تو بزدل ہے -

(کاہلی ہمت) [illegible] نوجوان کے واسطے اس سے زیادہ اور کوئی کارآمد

نصیحت نہین ہوسکتی کہ کبھی کاہلی مت کرو۔ یہ ان نصیحتون مین سے ایک ہے
جس سے دلکو بہت زور پہونچتا۔ وہ شیطان دور رکھنے کے لیے نہایت مضبوط
قید ہے۔ اور اخیر مین نیک طبیعت و تقویت پیدا کرتی ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ اپنی
کارروائی و مستعدی کو سخت قاعدون کے احاطہ سے نہ گھیرے۔ یہ بات صرف
تنگدلی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ اور زیادہ کوتہ اندیش کرتی ہے۔ لیکن
یہ نہایت ضرور ہے کہ شروع سے ہی وقت کو متانت کے ساتھ استعمال کرنیکی عادت
ڈالی جاوے۔ یہ اسی حالت مین ممکن ہو سکتا ہے جبکہ سب کام باترتیب پابندی کیے
جائین۔ کسی نوجوان سے غلطی ہو اگر وہ ایک معینہ وقت معینہ کام مین لگادے۔
یہ البتہ موقع اور اسکی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ کسقدر وقت ایک کام مین لگایا جاوے
مگر کوئی وقت معینہ کام سے خالی نہ رہے۔ ایک کام مین ایک گھنٹہ روز پابندی لگایا جاے
تو سال کے اخیر مین وہ کام بہت زیادہ ہو جائیگا۔ جیسے ایک تخم کی پیداوار فصل پر
بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ یکبارگی غیر معمول چستی و تیزی ظاہر کرنا۔ یا بلاترتیب
ایک کام چھوڑ دوسرے کو کرنا کاہلی کے نتائج سے بہتر نہین ہے۔
کاہل آدمی اُس شخص کی مثل ہے جسکا مکان ہر وقت چورون کے واسطے کھلا رہتا ہے
وہ کاہلی کے بد اثر سے محفوظ ہے جو یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ "مجھے واہیات کامون کے لیے فرصت
نہین ہے۔ مین فضول وقت ضائع نہ کرونگا۔ مجھے اس ترغیب کی حاجت نہین ہے جو بیہودہ
شغلون مین لگا کر میرا وقت کھو دیا چاہتی ہے۔ متفرق کامون مین مصروف
ہونے سے مجھے خوشی حاصل ہوتی ہے اور جب میرا معینہ کام پورا ہو جاتا ہے
تب مین آرام کرتا ہون تاکہ پھر دوسرے کام کو اوسکے وقت پر سرانجام دے سکون"

سُستی سے محفوظ رہنے کے واسطے بڑا علاج یہ ہی کہ انسان دل میں خوب سمجھے کہ
زندگی محض ضائع کرنے کے واسطے نہیں ہی۔ بلکہ بڑے بڑے کاموں کے واسطے انسان کو
دیا ہے جو کچھ دنیا کے واسطے کہے مگر در اصل وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنے کے واسطے
نہیں ہی ایسے مقام پر جہاں سب کسی نہ کسی کام میں مشغول ہیں سُستی انسان کو تباہ کرتی ہی
زندگی چند روزہ ہی۔ ہُنر ہمیشہ رہیگا موقع ہر وقت دستیاب نہیں
آتا تجربے سے قیام اور تمیز مشکل ہی" یہ کلمات حکیم ہپوکریٹیس کے ہیں
۲۵۰۰ برس سنہ عیسوی سے قبل جبکہ طبابت کا آغاز ہی تھا یہ نصیحت انسان کے واسطے
کی گئی تھی اور ہنوز ہر کام میں اسکی رہنمائی کی ضرورت ہی۔

تنگدلی سے

۷۔ اگر ہم چار طرف پست ہمتی کا سبب دریافت کریں کہ اکثر عمدہ
کاموں کے انجام کرنے میں ظاہر کیجاتی ہے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ کسی
نہ کسی قسم کی تنگدلی سے پیدا ہوتی ہی۔ وہ شخص جو تمہیں اِس یا اُس عمدہ کام
میں جرأت اسوجہ سے نہیں دیتا کہ اسکو تمہارے ساتھ ہمدردی نہیں ہے
اس کام نیک کے ہونے سے بے پرواہ ہے۔ وہ مثل گھونگے کے جو
ایک پیشہ یا مذہب یا پولیٹکل کے گڑے سیپ کے درمیان رہتے ہیں اور
حد معینہ کے باہر نکلنے کی خواہش نہیں رکھتے۔ ان لوگونکی تنگ خیالی وطرز معاشرت دیکھکر
ہمیں نصیحت ہوتی ہی۔ کہ عام ہمدردی کے احاطہ کو وسیع و مضبوط کرنے کے لیے
ہمیں کیا کرنا واجب ہی۔ حکیم و شاعر گوئٹے جب ستر برس کے سن کو پہونچا اور انتقال
کرنے لگا۔ تو اپنے اخیر دم میں پکار کر کہنے لگا۔ کہ مجھے زیادہ روشنی درکار ہی
پس اسی طور ان بیچاروں کو جو تنگدلی و کہتے ہیں کے الزام و عیب سے بری

رہا چاہتے ہین لازم ہے کہ ہر روز فکر کرین کہ زیادہ محبت دلمین پیدا ہو۔ اکثر
لوگ چست و چالاک و ہوشیار ہوتے ہین۔ مگر نہین جانتے کہ اپنی چستی و ہوشیاری
کسطور کام لین۔ واقعی وے شمشیر بہادر ہین لیکن انکو جنگ کا کام نہین پڑتا۔
یا وے جنگ کرتے بھی ہین تو بلا موقع و بیوجہ کرتے ہین۔ ان لوگون کو محبت کی
بہت زیادہ ضرورت ہے۔ بڑے رسول کی نصیحت ہے کہ انکے ساتھ رو جو روتے
ہین اور انکی ساتھ خوشی مناؤ جو خوشی مناتے ہین۔ اگر انسان اسپر عمل کرے
تو اسکی ہمدردی اسقدر زیادہ وسیع ہوجاے جسقدر شاعر شکسپیر کے اعلے خیال ہ
ہر شخص شاعر نہین ہوسکتا مگر وہ محنت و کوشش سے نیک طبیعت نازک خیالی سیکھ
سکتا ہے جسکی بنا پر شاعری لکھی جاتی ہے۔ شاعری لکھنے کے عوض اسپر عمل کرنا بہتر ہے
بہتر نہ صرف ایک شخص کی ذات کو بلکہ کل مجلس کو۔ شاعر کی شکل زندگی بسر کرنا خودغرضی
اور ایک حال ہونے کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسکی خصلت مین داخل ہوجاتا ہے کہ
جہان کہین عمدہ و نیک و خوبصورت شی دیکھتا ہے اسے پھر سے اٹھاتا ہے۔ لہذا نوجوانون
واجب ہے کہ اپنی ہمدردی کو محدود نہ رکھین اور غیر واجب نفرت و تعصب سے پرہیز کرین
ایک ایماندار و صادق نفرت کرنے والا بے پروا دوست سے بہتر ہے۔ مگر
غیر دوسرون سے نفرت کرنا اور انکو ہیچ سمجھنا نیکون و شریفون کا کام نہین ہے۔ نیک
انسان اپنے خیالات واہی کو دور کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا ہے۔ اور اپنے مخالفین کی
خوبیون کی جاننے کی تلاش مین رہتا ہے۔ مجلس اخلاقیہ کے سردار مرحوم جسنے کہ شروع
مین ایک تنگ خیال و پست حوصلہ فرقہ مین تعلیم پائی تھی۔ یہ عجیب و غریب خوبی
تھی کہ وہ ہر فرد بشر کو راضی کرنے کا ہنر جانتا تھا۔ یہانتک کہ کولرج و نومس کو امی

وہ بالکل بے جا ہے ان اوصاف کے شخصون مین وہ ایک سا عزیز تھا۔ یہ ہرگز مناسب نہین ہے
کہ تم اپنے ہمجنسون کی اعلی جماعتون و فرقون پر ناک بھون چڑھایا کرو و لعنت ملامت
کرو۔ اس قسم کی گفتگو گو ظاہر بزرگی دکھلاتی ہے مگر فی نفسہ سخت حماقت و نادانی
ہے۔ صرف اس باعث سے ایک شخص کی خاطرداری و عزت کرنے سے پرہیز نہ کرو
کہ وہ ایک ایسے فرقہ سے متعلق ہے جس سے سب نفرت کرتے ہین اگر ایک شخص سے
عام لوگ خلاف ہون اور اُسکی بدگوئی کرتے ہون جیسا کہ چند موقعون پر دنیا کے
سب لائق و اعلے بندگون کی نوبت ہوتی ہے۔ تو اُسکی جا بیجا ہونے پر غور کرکے
اسکے ساتھ انصاف و مہربانی سے پیش آو۔ پاک کتاب کی یہ نصیحت کہ کل بنی انسان کی
عزت کرنا نہایت دانائی و پاکیزگی پر مبنی ہے۔ مگر یہ تم نہین کر سکتے تاوقتیکہ تم مردم شناس
نہو اور تم ہرگز ایک شخص کو نہین جان سکتے جب تک کہ فطر برادرانہ سے اسکے عمدہ اوصاف
و خوبیون کو نہ دیکھو گے۔ علم اخلاق کا اصل اصول یہی ہے انسان کی سب سے
اعلی دولت یہی ہے یہ بے بہا دولت جب انسان کو حاصل ہو جاتی ہے
تب وہ راستباز و سچا ہو جاتا ہے۔ اور اسکے اعمال بموجب اسکے قول کے
سچے ہونے لگتے ہین۔

خوبی کی تعریف

۸۔ فی زمانہ چند نوجوانون کی ایک قسم ہے جنکے دیکھنے سے خیال
ہوتا ہے کہ وہ کسی مین اعلے خوبی دیکھکر نہین رہسکتے اور حیران
کرتی ہین۔ یہ لوگ کسی کی نگاہ مین عزیز نہین رہتے۔ اور اگر عیب جلد وقوع
نہو تو وہ بالکل نابکار و نالائق سمجھے جاتے ہین افلاطون کا قول ہے کہ تعجب درحقیقت ایک
حکیمانہ جوش ہے۔ جسقدر زیادہ تم مین یہ عمدہ صفت ہوگی اور دل مین خوبیون کا

ادب رہیگا و نگاہ تمیز و جانچ کرنے والی ہوگی اسیقدر بہتر ہوگا - جب کسی لڑکے
مین یہ اوصاف پاؤ تو سمجھ لو کہ یہ ہونہار ہے - اور جب ایک مین یہ نہ دیکھو تو جان لو
کہ وہ بے پروا و احمق و خود غرض و شیخی باز ہوگا - اس قسم کے نوجوانون مین
بعض اوقات ایک خالی چھوٹی چستی و ہوشیاری ہوتی ہی جسکو سادہ دل اصلی قیمت لیا
مان لیتے ہین - برعکس اس خلاف قدرت و ناپسندیدہ عادت کے ہم ہر نوجوان کو نصیحت
کرتے ہین کہ ادب و عزت کرنا سیکھو - تم یہ خوبی زیادہ تر صاحب اختیار لوگون
مین نہ پاؤگے - مگر خیال رکھو کہ وہ سب خوبیونکی اصل اصول ہی - درحقیقت ہم امید و محبت
سے جیتے ہین - ہم سب ناچیز مخلوقات ہین - اور ہمارے بزرگ ہونے کا صرف ذریعہ
یہی ہی کہ خلقت کی بزرگی مین شریک ہون - سینٹ جون نے اپنے اول خط کے
درمیان نہایت خوبصورت طور پر اس باب مین لکھا ہی - "ہم اب خدا کے معزز بیٹے
ہین اور ہنوز نہین معلوم کہ ہم آئندہ کیا ہونگے - لیکن ہم جانتے ہین کہ جب وہ ہماری
نگاہون کے سامنے نمود ہوگا ہم اسکی مانند ہونگے کیونکہ تب جیسا وہ ہے ہم
دیکھ سکینگے" - اس سے مطلب یہ کہ جب ہم کامل خوبی کو نہایت حیرت و بے انتہا
خوشی کے ساتھ دیکھینگے تو ہم بھی اُسمین شامل ہوجائینگے - جو کچھ کہ ایسی حالت
مین نیک و پاک انسان دیکھتا ہے نظر حیرت و ستایش سے دیکھتا ہے
جسکی ستایش کرتا ہی اسکی تقلید کرتا ہے - اسٹوئک حکیمونکا قول ہے کہ انسانکی
زندگی سے اصل مراد یہی ہے کہ جہان جو عمدگی دیکھی اُسکے سیکھنے مین
کوشش کیجیے درحقیقت یہ بڑی نصیحت ہی - واقعی جب ایک انسان مین کمال دیکھکر اُسکی ستایش
کرنے و حیرت کرنیکا ملکہ نہوگا تو وہ کس ذریعہ سے تمیز کر سکیگا اور جب اسمین تمیز ہی

نہوگی اور خوبی کی قدر ہی نہ پہچانے گا تب تقلید کیا کریگا۔ سچی قدرشناسی کامل

تمیز و جانچ نیک و شریفانہ جوش کا نتیجہ ہوتی ہے۔ لیکن ہر شے و شخص کو برا کہنے اور

انکو نظر حقارت سے دیکھنے کی عادت اس نتیجہ کے نیک اثر کو کم کر دیتی ہے۔

اعتدال

۹ — اخلاق مین دو قسم کے اصول ہوتے ہین۔ ایک دل و سمجھ سے

اور دوسرا مقررہ قواعد سے متعلق ہے۔ محبت ادب و عزت کرنا اول الذکر سے

اور اعتدال جسکا کہ ہم ابھی ذکر کرینگے آخر الذکر سے علاقہ رکھتا ہے۔ اس خوبی کا

نوجوانون کو بہت کم خیال ہوتا ہے۔ مگر اسکی کمی کے باعث انکو طرح طرح کی آزمائش

مین پڑنا و رنج و مصیبتین برداشت کرنی پڑتی ہین۔ اگر نوجوان براہ دور اندیشی خطرہ

مین پڑنے سے قبل اُسکو نہ سیکھین تو ضرور بعدہ اُسکی قدر و اصلیت معلوم ہوگی۔

زیادتی سے پرہیز کرنے کی نصیحت جلدباز و گرم مزاج نوجوانون کو بدمزہ و بےلذت

معلوم ہوتی ہے۔ اور وے اسپر ذرا لحاظ نہین کرتے۔ لیکن انکو خوب یاد رکھنا

چاہیے کہ وہ سپاہی جو برہنہ شمشیرون کے درمیان کود جاتا ہے بلا ہوشیاری

و دور اندیشی کے کچھ مطلب بر آری نہین کر سکتا۔ جو مثل بہادری کے

فتح حاصل کرنے کے لیئے بہ ضرور ہے۔ حکیم ارسطو نے جو کہ زمانہ سلف کے نہایت

دانا و صاحب غور و خوض لوگون مین اعلیٰ مرتبہ کا گذرا ہے۔ اور جسکی وسیع و صحیح

واقفیت زمانہ مین مشہور ہے اور جسکا نام آج تک درست رائے کا کفیل ہے زندگی

مین انسان کی رہنمائی کے واسطے یہ مفید قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ ہر کام مین

اعتدال رکھنا نہایت دانائی ہے۔ بہت زیادہ اور بہت کم دونون حدون سے

انسان کو ایکسان طور پر پرہیز کرنا چاہیے جنکی زندگی کا دور شروع ہی ہوا ہے

گو وہ کتنے ہی زیادہ چرب زبان و پُرجوش و صاحب ہمت و شوکت و طاقت کیوں
نہوں اُنکو اس بات پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور خوب سمجھ لینا چاہیے کہ جب
وے زیادہ عمر کے ہونگے تب وے ہر قسم کی اعتدالی کی قدر پہچان لینگے۔
اور اس حقیقت سے واقف ہو جاوینگے کہ وے شخص نہایت قوی و طاقتور نہیں
شمار ہوتے جو اپنی قوت کو بے پروائی سے استعمال کرتے ہیں بلکہ وے
جو نہایت ہوشیاری سے اپنی چستی و تیزی کو ضبط رکھتے ہیں۔ ہر قسم کی زیادتی
کے بعد کاہلی و سُستی آجاتی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قدرت کے
خلاف کام کیا گیا اور اب اسکی سزا ہوگی۔ زیادتی بمنزلہ خودکشی کے ہے
یہ مثل اس بے معلوم پانی کی دھار کے ہے جو دیوار کے نیچے بہکر اُسکی نیو کاٹ
ڈالتا ہے۔ یہی حال تحصیل علم میں ہوتا ہے بہت زیادہ عرصہ تک دماغی محنت
رہنے سے خصوصًا حصول علم کے اس طریق سے جو محض زبانی طوطے کے مثل
رٹنا کہلاتا ہے۔ مغز کمزور پڑ جاتا ہے۔ معدہ بے ترتیب ہو جاتا ہے۔ اور کل
جسم ماندہ و سُست پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ اس خرابی سے بچیے جو
تند طریقوں سے تند نتایج پیدا ہوتے ہیں۔ ایک کشتی جو ٹکر لگ کر پھٹ جاتی ہے
گو کیسی ہی ہوشیاری سے مرمت کیجاوے۔ مگر تاہم ہرگز ایسی مضبوط نہیں ہو سکتی
جیسی کہ بالکل ثابت کشتی۔ و تاقی بہت سے خوبی ہے۔ لیکن ہر موقع پر عقلمندی
پھاندنا بھی درست نہیں ہوتا۔ تمھیں خیال ہے کہ کس اعلےٰ بزرگ کا یہ قول ہے
کہ معمول سے زیادہ عقلمند نہو۔ کیا تم اپنے وقت سے پیشتر مرنا چاہتے ہو
بلاشک گریٹ برٹن بڑا دولتمند ملک ہے اسقدر زیادہ کہ ساتھ فی اسقدر

ازراہ مذاق لکھا ہے کہ "دنیا مین وہی ایک ملک ہے جہان محتاجی جرم شمار کیجاتی ہے" ایسے ملک مین نوجوانون کے واسطے نہایت ضرور ہے کہ وہ اپنے دل مین علم اخلاق کا یہ اہل اصول منقش کرلین کہ انسان کی اصل بزرگی اُسمین نہین ہے جو کچھ کہ وہ رکھتا ہی بلکہ اُسمین ہی جو کچھ کہ وہ ہی۔ اسمان کی بادشاہت تیرے دلمین ہی نہ کہ باہر" خبردار اس اخلاقی عیب سے بچے رہو جو مثل وبائی مرض کے کل تجارتی مقامات و کارخانون مین پھیلا رہتا ہی یعنی انسان کی قدر اُسکے جاہ و دولت و مال و اسباب مقدار کے بموجب کرنا۔ اور نہ اُسکے ذاتی اوصاف کے مطابق ایک پست قد بونا بلند جو ترے پر بیٹھکر بلاشک سب لوگون کے اوپر نظر آتا ہی اور لاکلام اپنی جگہ کے باعث اُسکو یہ موقع حاصل ہے۔ پس یہی حال اُس امیر کا ہی جو خالی دولتور ہی ہے۔ اور کوئی ذاتی صفت نہین رکھتا۔ ممکن ہے کہ وہ اپنی دولت کے باعث اعلی مرتبہ حاصل کرلے مگر جب اس بونے کو بلند چبوترے سے اُتار کر دیکھو گے تو محض ناچیز معلوم ہوگا اور کسی مصرف کا خیال نہوگا۔ سب سے اول اپنے دل مین یہ سمجھ لو کہ اُس امیر سے زیادہ کوئی شخص ہیچ ولغو قابل نفرت نہین ہوتا جو کہ صرف اپنی دولت پر غرور کرتا ہو۔ انسان کی ظاہرداری کی قدر کرنے سے اصلیت کی قدر نہین ہوتی اور قدرتی قاعدہ تبدیل ہوجاتا ہے۔ ہم یہ ہرگز نہین کہتے کہ اپنی حاجات ضروری کے واسطے یہ روپیہ پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو مگر ہان یہ نصیحت کرتے ہین کہ شبانہ روز امیر ہونے کی فکر مین مستغرق رہنا یہ ایک سخت عیب ہے۔ سقراط و پلوٹو۔ و ارسطو و سینٹ پال وغیرہ متفق الراے ہین کہ روپیہ پیدا کرنا انسان کی زندگی کا خاص کام نہین ہے

اور وہ جو روپیہ کی زیادہ قدر کرتا ہے اپنی قدر کم کرتا ہے۔ صرف اپنی اخلاقی و
عقلی خوبی پر تکیہ رکھو تب تم اپنی زندگی کے ایام مین معلوم کروگے جبکہ ضعیفیت و ریاست
ہوگی کہ ملک مین کوئی نواب امیر لکھپتی نہین ہے جو تم سے بزرگتر ہونے کی شیخی کرسکے

ثابت قدمی

۱۱- میرا قصد نہین ہے کہ اسجگہ کل انسانی خوبیون کا مفصلوار ذکر کرون
اگر تمکو یہی جاننا منظور ہے تو ارسطو کی تصنیف کا مطالعہ کرو مگر تاہم مین
ایک اعلے خوبی کا ذکر کیے بغیر نہین رہ سکتا جس سے انسان کے چال چلن کو
آراستگی حاصل ہوتی ہے۔ اور جو اخلاقی بزرگی کی جزو اعظم ہے۔ اور ہر قسم کی کامیابی
کی کفیل ہے۔ وہ ثابت قدمی ہے۔ مین نے دنیا مین کبھی ایسے انسان کو
کسی کام مین اچھا نہ پایا جو جب کبھی ایک کام کرنے لگے اور اسکو پورا نہ کرے
شاعر ورڈس ورتھ اپنی سیاحی کی کتاب مین لکھتا ہے۔ کہ پہاڑونپر سیر کرتے
وقت جب کبھی ابر نمود ہوتا۔ تو مین پانی سے۔ ہونے کی تکلیف کے خیال سے
کبھی اپنا ارادہ ترک کرکے واپس نہین پھرتا تھا کہ مبادا میری ثابت قدمی کی
عادت بگڑ جائے۔ خیال کرو اسمین کسقدر دانائی ہے۔ ہمین ذرہ ذرہ بات پر
ہمت نہ ہارنا چاہیے۔ دنیا مین اصل مشکلین ہین جنپر غالب آنا شریفانہ طور پر
زندگی بسر کرنا ہے۔ میرے ایک دوست نے ایک مرتبہ بین کروچین
پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کا قصد کیا جب وہ اسجگہ پہونچا جسکو اسنے اول پہاڑ کی
چوٹی سمجھا تھا تو اسکو دریافت ہوا کہ ہنوز دو میل دراصل چوٹی ہے۔ اور
راہ نہایت دشوار گذار و چٹانی ہے۔ تھکے رہنے پر آگے بڑھنا ممکن نہ تھا۔
مگر جنپر کچھ دشوار امر نہ تھا۔ آفتاب غروب ہونے مین صرف ایک گھنٹا بقیہ تھا

اور چوٹی پر کہر اچھایا ہوا تھا وہ اسوقت آگے بڑھنا نامناسب سمجھ کر نزدیک
کی راہ سے نیچے اوتر آیا۔ مگر دوسرے روز وہ پھر پہاڑ پر چڑھا اور عین
چوٹی پر پہونچ کر کھانا کھایا۔ اُسنے کہا کہ مین نے اسلیے یہ محنت کی کہ آئندہ
میرے دل مین یہ خیال نہ رہے کہ اس خوبصورت پہاڑ کو مین طے نہ کر سکا۔
اور اسکی یاد میرے ذہن مین ناامیدی و شکست کے ساتھ نہ رہے۔ اس قسم
کے شخص جس کام مین ہاتھ ڈالتے ہین ضرور کامیاب ہوتے ہین۔ کسی
کام کے شروع مین مشکل دیکھکر کبھی مت گھبراؤ۔ ہر کام کے شروع مین ضرور
کچھ نہ کچھ دقت ہوا کرتی ہے اور جو کام جسقدر زیادہ عمدہ و مفید ہوتا ہے
اُسیقدر شروع مین وہ زیادہ مشکل و اہم نظر آتا ہے۔ مشکل کام ہی صرف
کرنے کے لائق ہوتے ہین۔ اور وے ہی قصد مصمم اور مضبوطی کے
ساتھ لیے جاتے ہین جو مکمل کام کیا چاہے وہ پختہ قصد رکھے جہان
ارادہ پکا رہتا ہے اور حالات بھی بالکل ناموافق نہین رہتے وہان
فتح موجود رہتی ہے۔ نہین بلکہ ایسی صورتون مین بھی جہان کوئی بات
مناسبحال نہو مصمم قصد رکھنے رہنے سے اور ثابت قدمی کے ساتھ کام کیے
جانے سے بے توقع کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ فریڈرک اعظم
والی پرشیا کی سوانح عمری مطالعہ کرو تو تمھین معلوم ہوگا کہ پکّے ارادے والا
انسان دنیا مین کیا کیا کر لیتا ہے۔ اُس شخص کے ساتھ کبھی قسمت یاری نہین دیتی
جو کہ پہلی بار اچھا داؤن نہ پڑنے کے باعث پانسے کو پھینک دیتا ہے۔
اب ہم چند طریق بیان کرتے ہین جنکے ذریعے خیالات کی خوبی حاصل ہوتی ہے

مستعدی و جانفشانی

۱۲- اول تمھین اپنے دلپر یہ نقش کرلینا چاہیے کہ صرف
ایک شی ایسی ہی جو انسان کی زندگی کو بزرگی و مرتبہ بخشتی ہے وہ مستعدی
وجانفشانی ہے۔ یہ صفت صرف محنت کرنے سے حاصل ہوتی ہے اگر تم یہ خیال
کرتے ہو کہ اس معاملہ مین کتابون و دلائل و غور و مباحثہ سے زیادہ مدد ملیگی
تو تم بالکل غلطی مین ہو۔ کتابین و مباحثہ واقعی تمھین بیدار کر سکتی ہین اور تمھین
گمراہ ہونے سے محفوظ رکھ سکتی ہین مگر وے سڑک پر ایک قدم بھی آگے نہین
بڑھا سکتے۔ تم صرف اپنے پانون سے ہی سفر طے کروگے۔ وہ تمھارے چلنے
سے ہی ہوگا۔ بلاشک راستہ کے نشان راہ دیکھانے مین بہت کارآمد ہوتے ہین
مگر جسقدر جلد بلا انکے تم کارروائی کرنا سیکھلو اُسیقدر بہتر ہے۔ اگر اُن نشانون کے
بھروسہ رہوگے تو بہت دور تک سفر نہ کر سکوگے۔ جب دلدل و گمراہ ویرانہ راہ
مین پڑ جائیگا تب کیا کروگے۔ وہان پھر تمھاری کون رہنمائی کریگا۔ ایسی صورت
مین تم یا تو اپنی عقل و تمیز پر بھروسہ کرکے یا کسی اور اپنے مثل بھٹکے ہوئے مسافر
کا ہاتھ پکڑ کر آگے چلوگے۔ پس تمھین لازم ہے کہ مستعدی پر کمر باندھو اور اس
حقیقت کو ثابت کرو کہ جسطور چلنا چلنے سے اور کودنا کودنے سے آتا ہے
اسطرح ہر موقع پر شریفانہ برتاو کرنے سے تم شرافت سے زندگی بسر کرنا
سیکھوگے۔ اگر تم اول مرتبہ ایک آزمائش سے خوف کھا کر پیچھے ہٹ جاؤگے
تو دوسری مرتبہ تم مین اور بھی زیادہ ہمت و طاقت باقی نہ رہیگی اور ایسے ہی جب
متواتر ہوتا چلا جائیگا تو تم روز بروز بدتر و کمینہ و خراب ہوتے جاؤگے۔ تیراک
اونچی لہرون کے سامنے چھاتی کرنے سے اپنے فن مین یکتا ہوتا ہے۔ پس اگر وہ

ہمیشہ چھچھلے پانی مین ہی رہے تو ضرور ہے کہ جب کبھی گہرے پانی مین پڑجائیگا۔ تو اُسکی ہمت ٹوٹ جائیگی صرف یہی جان لینے سے کہ گناہ کیسا ہوتا ہی۔ اور نجات کن ذریعون سے ملتی ہی۔ تم مقدس نہین ہوسکتے اور نہ تمھین کوئی بڑا فائدہ حاصل ہو سکتا ہی۔ تاوقتیکہ اُنپر عمل نہ کرو جسطور کہ سفر مین ایک میل کے نشان کے بعد دوسرا نشان پیچھے پڑتا جاتا ہی۔ اسطور زندگی کے سفر مین ایک کمینہ پن و عیب کے بعد دوسرا ترک کرتے جانا چاہیے ورنہ جو زندگی سے اعلی مقصد ہی فوت ہو جائیگا۔

اعلی نصیحتوں کا یاد رکھنا۔

۱۴۔ رچرڈ صاحب لکھتے ہین کہ رنجیدہ طبیعت ہونے کے وقت واہی خیالات دور کرنے کا یہ عمدہ علاج ہے کہ اپنی خوشی کے ایام کو یاد کرلو۔ اسی طرح روزمرہ کے کاروبار کے گرد و غبار کے درمیان ان پاک اثر پیدا کرنے والی خوبیون کو یاد کرو جو انسان کے نیک چلن ہونے کے واسطے اعلی بزرگون نے نصیحت کی ہین۔ متعصب خام خیال لوگ گلے مین تعویذ پہنتے ہین تم اپنے دل مین چند پاک نصیحتونکا ذخیرہ رکھو۔ وے تمھین بد اثرون سے ایسی محفوظ رکھینگی جیسے اردلی کے سپاہی بادشاہ کو۔ اس قسم کی نصیحتین کالی داس سیکھا منی وغیرہ مشرق کے دفیثاغورس افلاطون و ارسطو و اپکٹیس وغیرہ مغرب کے اعلی حکیمون کی تصنیفات مین پائی جاتی ہین۔ اگر تم دانا ہوگے اور دنیا کی ظاہری بھڑک و فریب مین نہ آئے ہوگے تو تم لڑکپن مین بھی کتاب مقدس و اعلی تر نصیحتون سے اپنے دلکو پُر کرلوگے۔ چونکہ وہ ایک موٹی جلد ہی اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ چند خاص مقامات تمھین بتادون۔ وہان تم سیکھ سکو گے

جواہر دہوتی پاؤ گے۔ لازم ہی کہ انکو اپنے دل کا ہار بناؤ۔ انکی قدر تم اُسوقت
پہچانو گے جبکہ دنیا مین ہر قسم کے لوگون سے سروکار پڑیگا۔ سبسے اول پہاڑ کے
اوپر کا وعظ۔ پھر تیرھوان باب خط اول بنام کورنتھین۔ یوحنا کی انجیل و خطوط
بنام تیموتھی۔ رومیون کا آٹھوان باب۔ ایپسین کا ۵ اور ۶ باب۔ گلیشین
کا ۵ اور ۶ باب۔ پُرانے وصیت نامہ مین سلیمان کی مثلون کی کتاب بھی روزمرہ کی
دانائی کی باتین سکھاویگی۔ زندگی مین رہنمائی کرنے کے لیے اس سے بہتر دوسری
کوئی کتاب نہین ہی۔ مجھے یاد ہی کہ لی صاحب متوفی بزور یہ کہا کرتے تھے کہ
ہمارے ملک کے لوگ جو کاروبار دنیاوی مین نہایت مشہور ہین لڑکپن مین اسی پاک
کتاب کے سیکھنے کے باعث ایسے ہوئے ہین۔ سابق مین یہ کتاب علیحدہ چھپ کر سب کی
پاکٹ مین رہا کرتی تھی۔ دیندار و پاک و پرغور و عابد بننے کے لیے نوجوانون کو لازم ہی
کہ بادشاہ داؤد کے گیت ۱ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۷ و ۳۲ و ۳۷ و ۴۹ و ۵۱ و ۵۳ و ۷۳ و ۹۰
و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۷ و ۱۲۱ و ۱۳۱ و ۱۳۳ کو ذہن نشین کرلین۔ ان گیتون کو جو پاک حمد الٰہی
مین ہین بار بار مطالعہ ہی کرنا چاہیے جب تک کہ وہ ہمارے دلونکو پاکیزہ و دیندار سے
مالامال نہ کردین بلکہ انکو روز ایک دل ہو کر گانا چاہیے تاکہ وے ہمارے گرد پاک و بلند
خیالات کی ہوا چھا جائے۔ اسی قسم کے اعلےٰ خیالات حکیم افلاطون کے بھی ہین۔

* دنیا کی ہوشیاری کہانے کے لیے چھانڈوگیہ (جسکا منظوم بھاشا ترجمہ پنڈت کاشی ناتھ تحصیلدار
سہارنپور نے تیار کیا ہی) و بعض دیگر اپنشدات نہایت عمدہ کتابین ہین فرائض انسان دیانتداری و روح کی تعلیم کے واسطے
بھگوت گیتا سی اعلےٰ کتاب مقدس ہمارے ملک مین نہین ہی۔ پر اگرچہ پاک عالمین سر رشتہ دیکھے تو بہتر دنیا مین
کہین کسی کتاب مین مرقوم نہین ہی۔ جناب سوامی دیانند سرسوتی نے بھی سادہ اسکا ترجمہ بھاشا و شرح
کرکے عوام مین اس پاک و قدیم کتاب کی خوبی و عمدگی از سر نو روشن کی ہی۔ مترجم

گو ہم بہت باتون مین قدیم زمانے کے لوگون سے اپنے کو افضل ترہونے کا دعوے

کرتے ہین مگر اس معاملہ مین انسے بہت پیچھے ہین۔

۱۴۔ شریفانہ زندگی بسر کرنے کے لیے

اعلے بزرگون کی سوانح عمری ذہن مین رکھنا

پاک نصیحتون کو ذہن مین رکھنے کی نسبت شاید یہ زیادہ تر کارآمد و مفید ہے

کہ دنیا کے اعلے بزرگون و بہادرون کی شبیہ آنکھون کے سامنے خیال مین

بنی رہے۔ دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاہیے کہ بزرگ و اعلے ہونے

کے لیے دنیا مین اسکی بہ نسبت اور کوئی کامل و درست طریقہ نہین ہے کہ نیک

و مشہور بزرگون کی سوانح عمری سے کم سنی مین ہی خوب واقفیت ہو۔

جہانتک میرا تجربہ ہے کہہ سکتا ہون کہ اعلے بزرگون کی نیک مثال سے زیادہ

پر اثر اور کوئی نصیحت نہین ہوتی۔ یہان ہم اپنی نظرون کے سامنے ایک کام

ہوتے دیکھتے ہین۔ ایسا کام جو ہمارے خواب خیال مین بھی نہین تھا۔ اور

یہان یہ آواز مثل تور و شور طوفان کے معلوم ہوتی ہے کہ جا اور تو بھی ایسا ہی کر

بلاشک ہر انسان بزرگ و بہادر نہین ہو سکتا اور بہادری ظاہر کرنے کا ہر وقت

موقع نہین آتا۔ لیکن تاہم اگر تم بجنسہ ویسا ہی کام نہین کر سکتے تو کسی قدر اُسکے موافق

کر سکتے ہو۔ اگر تم ایسے اعلے مرتبہ کو نہین پہونچ سکتے ہو تو تم اپنے ادنی مرتبہ پر ہی

ویسی ہی جوانمردی و ثابت قدمی ظاہر کر سکتے ہو۔ ہر شخص سچی نیک و بزرگ کی مثال

سے کچھ نہ کچھ فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے حالات و تندہی سے

ایسا کرنا چاہیے۔ ایک انسان کی بزرگی اسکے اعلے مرتبہ یا اس آواز کے موافق

جو کہ دنیا اُسکے اعمال کی تعریف مین کرتی ہے اندازہ کرنا محض دھوکا ہے۔ ایک

بڑی بڑی مہمون کے درمیان جس سے کہ ملک مین انقلاب عظیم برپا ہو ایک سپہ سالار
دانائی کے اصولون کی بنا پر ویسی ہی تمیز و ہوشیاری کے ساتھ کام کرتا ہے
جیسا کہ ایک شہر یا قصبہ کی ترقی کی نیت سے کسی ٹکس کے انتظام مین ایک مجسٹریٹ
کرتا ہے سب سے زیادہ بزرگی و اجلال انسان کا اس اخلاقی ہمت مین ہوتا ہے جسکی دنیا
بہت کم تعریف کرتی اور جو غریب سے غریب انسان تک کر سکتا ہے لہذا ہمین لازم ہے
کہ اپنی توجہ سب زمانہ اور سب جگہون کے اُن اعلے بہادر شخصونکی تصویرونکی طرف مائل کرین
جو نیک مشہور ہین تا کہ ہم بھی اُنکی تقلید کر سکین اور اُنکے سامنے کسی قسم کا کمینہ پن
کرنے سے شرمائین۔ کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ ایمان کسے کہتے ہین۔ کالونسٹ
واعظین لوگون کو بیٹھے رہنے دو کہ مذہب کے اصول بیان کیا کرین۔ کیا تمنے کبھی
کتاب عبرانی کے گیارھوین باب کو مطالعہ کیا ہے۔ اگر تم بغور اُسکو دیکھوگے تو
تم مذہبی مباحثہ کے جال سے محفوظ رہوگے۔ اس باب مین وہ بزرگ رسول شخصی
تمثیلون سے جو کہ بائبل مین بھرے ہوے ہین اور جن سے ہمارے زمانہ کے واعظ خالی
رہتے ہین نصیحت کرتا ہے جبکہ ہم نوجوانون کو پلنگ پر لیٹے ہوے ٹھکوری وغیرہ کے
قصونکی کتابین پڑھتے دیکھتے ہین جنمین انسان کی بدیان و عیب تعریف کے ساتھ دکھائے
گئے ہین۔ تو ہمین اکثر حیرت ہونے لگتی ہے کہ ایسے لڑکون سے آئندہ کیا امید ہو سکتی ہے
جو کہ اپنے بیش بہا وقت و عمر کو فضول دل بہلاو مین صرف کرتے ہین جبکہ اُنکو اپنے دل کو
عمدہ نصیحتون سے مالا مال کرنا لازم تھا۔ افسوس ایسے لڑکے بڑی عمر ہونے پر محض
نکمے مصروف و بیہودہ و لغو ہو جاتے ہین۔ ایک یونانی کتاب مین جو ایک زمانہ مین
ہر شخص کے ہاتھ مین رہتی تھی اور جو اب بالکل رواج سے اُٹھ گئی ہے حکیم پلوٹارک کی

تصنیف ہی۔ یہان زندہ تمثیل ان عمدہ و قابل قدر خوبیون کی موجود ہی جو انسان کے
دل کی زیبایش سمجھی جاتی ہین۔ ہمارے مورخون مین جو صرف سرگذشت عام تحریر
کرتے ہین تعلیم کرنے کی وہ خوبیان نہین ہوتین جو کہ اس بوشیین حکیم کی تصنیف مین ہین
اسکی کتاب مین انسانی بزرگی نہایت عمدہ طریق پر ظاہر کی گئی ہی۔ نوجوانون کو لازم ہی
کہ ہیچ و لغو و بیہودہ انسانیت کی تصویرون سے جو کہ جھوٹے قصون مین بنائی جاتی
ہین پرہیز کرین اور انسانیت کی اصل مدح و بہادری کے حالات کو جو دنیا کے
اعلی بزرگونکی سوانح عمری مین پائے جاتے ہین نظر غور سے دیکھین۔ غور کرو کہ کیسی
فیاضی کے ساتھ پیریکلس اتھنین نے اپنے نوکر کو حکم دیا کہ اس شخص کو جسنے
اُسکو نہایت سخت و سُست کہا تھا بخاطر چراغ دکھا کر گھر پہونچا آوے۔ تو تمہر جو مین
انجیل پر بھروسہ کرکے اور روح القدس کی تلوار ہاتھ مین لیکر با طمینت اپنے جانی
دشمنونکے درمیان چلا گیا۔ السیس نامے پہاڑی بستی مین وہ ایک بادہ ہی دبر لین
رہتا تھا جو بڑے بڑے شہرون کی بود و باش ترک کرکے اس چھوٹی بستی مین رہتا اور
اُسکو بلحاظ اخلاق و مضبوطی بہشت بنا رکھا تھا۔ ان حقیقتون کو نوجوانون کو ہمیشہ
مد نظر رکھنا چاہیے کوئی حقیقت حال پوشیدہ نہین رکھ سکتا نہایت دلچسپ قصہ جس مین
کوئی اخلاقی نصیحت نہو مثل بارش کے دھنک کے خوبصورت ہوتا ہے جو شروع مین تھوڑا
دیر تک خوبصورت تو معلوم ہوتا ہے مگر ذرا بھی ہوا لگنے سے بات کی بات مین معدوم
ہو جاتا ہے۔

نیک نصیحت

۱۵۔ سچے اعلے بزرگ لوگون کی سوانح عمری سے بھی بہت زیادہ بہتر

وہ مین کتاب پوٹانک مترجمہ لینگ ہورن صاحب نہایت خوشی کے ساتھ پڑھا کرتا ہون۔ ایس حق

زندہ بزرگون کی نیک صحبت کی تاثیر ہی۔ اگر خوش قسمتی سے وہ تمھین نصیب ہو تو اُس سے
اور کیا بہتر ہو سکتا ہے۔ عمدہ کتابین بلاشک تمھین نیکی کی طرف مائل کرنے کے لیے
و ترغیب دینے کے لیے مناسب ذریعہ ہوتی ہین۔ لیکن اُنکی تاثیر زندہ کے مقابل
کمزور ہوتی ہی۔ کتاب الماری مین گرد سے بھری ہوئی دوہ پڑی رہ سکتی ہی۔ لیکن زندہ
بزرگ جس سے تمھاری ملاقات ہو جاوے برق کے مثل اثر رکھتا ہے۔
نوجوان کے لیے دنیا مین اس سے زیادہ اور کوئی برکت کی چیز نہین ہے کہ شروع
عمر مین کسی سچے بزرگ سے سروکار ہو جاوے۔ اور جسقدر زیادہ تعلق ہو جاوے
بہتر ہو۔ زیادہ ہوشیار و عقلمند کی صحبت وہ عمدہ خوبیان معلوم نہونگی جیسی صفا اخلاق جب
کی صحبت مین۔ چامرس مکلوڈ وبنسن کی سوانح عمری کے مطالعہ سے جو جوش
انسانیت پیدا ہوتا ہے وہ ایک ذہین نوجوان کے حق مین یونان کی کل عقل و جرمنی
کے کل علم اور اسکاٹ لینڈ کی کل ہوشیاری کی برابر ہے۔ وہ نیکی مین ایسی ترقی
کرنے لگے گا۔ جیسے ایک انگور کی قلم دوسرے انگور مین پیوست کرنے سے سرسبز
ہونے لگتی ہی۔ اگر خوش قسمتی سے کسی اعلے صاحب اخلاق سے سروکار نہ پڑ جاوے
تاہم تمھین لازم نہین ہے کہ اپنے تئین اتفاق پر چھوڑ دو۔ اگر ہر وقت بد صحبت سے
محفوظ رہنا ممکن نہو سکے تاہم تمھین مناسب ہی کہ از خود اُسمین جانے سے پرہیز کرو۔ ایام
زندگی مین چند موقع ایسے پیش آتے ہین جب اپنے ساتھی منتخب کرنا اختیار سے باہر ہوتا ہی۔
بد اخلاقی انسان پر مثل وبائی مرض کے اثر کرتی ہی۔ اگر تم مثل مسیح کبھی پاک و صاف بنو
اور فاحشہ عورت کا سنگ کرو تو کیا مضے تمھاری پاکیزگی مین فرق نہ آوے یہ خیال کیا جاتا
ہے نفس امارہ کو ضبط کرنا بعض اوقات انسان کی قدرت سے باہر ہو جاتا ہے۔

اور جوانی کے عالم میں اقسام اقسام کی بد ترغیبیں و طمع پیش آتی ہیں۔ ایسی صورتوں میں
سب سے عمدہ کام یہی ہے کہ تم دل میں عہد کر لو کہ ہم ایسی حالت میں کسی موقع پر بدکار و بدتمیز
لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرینگے۔ تمہاری نفس پروری کی خوشی جو محض دھوکا ہوتی
ہے ان نقصانات عظیم کا ہرگز عوض نہیں ہوسکتی جو رذیل و آوارہ و بداخلاق لوگوں کی
صحبت سے پیدا ہوتا ہے بدی کے لیے پناہ نہ دینا چاہیے۔ ہمیں گنہگاروں کے واسطے
رحم کرنا چاہیے مگر گناہ کو کھیل و تماشہ بنانا چاہیے۔ خیال کرو کہ مسٹر جوٹ یونس کا کیا حال
ہوا۔ وہ کیسا پُراثر وعظ کرتا تھا۔ مگر اسکے اعمال بد صحبت کے باعث کیسے افسوسناک
ہو گئے تھے۔ جنکو دیکھ کر ہمیں ہر وقت حکیم پلینی کا یہ طنزیہ قول یاد آتا ہے کہ "انسان
سے زیادہ اعلیٰ و بزرگ دنیا میں کوئی دوسری شی نہیں اور نہ اسکی بہ نسبت
کوئی دوسری ناچیز"۔ جہانتک ممکن ہو انکی صحبت اختیار کرو جو خوبی اور اخلاق میں
تم سے بڑھکر ہوں۔ اور جب کبھی تمہیں اپنے سے کمتر لوگوں کے ساتھ رہنے کا اتفاق
ہو تو اس بات کو سنجیدگی ذہن میں رکھو کہ اگر تم اپنے ساتھیوں کو مناسب موقعوں پر
اپنے مثل بنانا چاہو گے جسمیں خالص محبت و دانائی درکار ہوتی ہے تو ضرور تمہیں پہلے انکا مثل بننا پڑیگا

۱۶- ویمر کے دانا و ضعیف شاعر کا قول ہے کہ "انسان جس بات میں چاہے اپنے کو
آزمائے۔ مگر بلا پابندی اوقات نہ رہے" پس اگر ایسا کرنا چاہو گے تو ضرور ہوگا کہ اپنی
اوقات کا حساب رکھنے کے لئے معین وقت کرو گے۔ کاروبار تجارتی میں مقروض ہونے
سے بچنے کے لئے یہ قاعدہ مقرر کر لینا نہایت درست ہے کہ جو شی خریدی جاوے جہانتک
ممکن ہو اسکے نقد دام ادا کر دیے جائیں۔ اور جب ممکن نہو تو ایک مقرری وقت پر حساب
فیصل کر دیا جاوے کوئی حساب زیادہ عرصہ تک نہ رہے۔ بجنسہ اسی طور پر ہمیں اپنا حساب

اپنے خالق برحق اور اپنی روح سے رکھنا چاہیے۔ نہایت درست کہا ہے داؤد نے
انسان کو کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ جب تک کہ وہ انکو استعمال کر نیکی عادت نہ ڈالے
اس باب میں پیشگوئیاں ہمارے واسطے نہایت عمدہ تمثیل ہیں۔

ترجمہ اشعار

"نیند کو اپنے اوپر غالب ہونے دو تاوقتیکہ تم تین مرتبہ دن بھر کے
اپنے اعمال پر نظر ثانی نہ کر لو۔ یاد کرو کہاں کہاں آج گئے تھے۔ کون کون واجب
و مناسب کام تم نے آج کیئے۔ کون کون نیک و درست کام جو ہونا چاہیے تھا چھوٹ گئے
پس جب یہ کل میزان دیکھ لیں کر چکو تو بدکام جو ہوئے ہوں توبہ و رنج کے پانی سے دھو ڈالو
اور جو نیک کام بن پڑے ہوں اُن پر خوش ہو اور شکر بجا لاؤ اور خدا سے دعا مانگو کہ وہ ہمیں ثابت قدم
رہنے کی طاقت بخشے اور راہ راست پر قائم رکھے"۔ کوئی انسان میری رائے میں اس عمدگی
و فضیلت کو نہیں پہونچ سکتا جسکو کہ ایک قدیم خادم دین نے انسان کی روح پر خدا کا سایہ
بیان کیا ہے تاوقتیکہ وہ کچھ عرصے کے واسطے تنہائی میں بیٹھنے کے لیئے اوقات معین نہ کرے
اور اس تنہائی کے وقت کو اپنی واقفیت بڑھانے و ترقی کرنے میں نہ لگائے۔ بنی داؤد
کا قول ہے کہ "اپنے بستر پر اپنی دل سے گفتگو کرو اور خاموش رہو"۔

ترجمہ اشعار

"ای آسمانی فرشتو! وہ انسان جسنے کہ آب دیدہ ہو کر کبھی روٹی نہیں کھائی
اور جو آدمی راتکو اپنے تنہا پلنگ پر بیٹھا ہوا نہیں رویا تمھیں کیا جانے گا"۔
کلمہ مذکورہ بالا ایک مقدس شاعر کا قول ولی پال نے کہا ہے کہ "تو اپنے غصہ پر ایک شب نہ گذرنے
دے" ان عمدہ قول کا مطلب یہ ہے کہ مقررہ وقت پر اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنا نہایت ضروری ہے

یہ اخلاق کی ترقی کے لیے نہایت عمدہ ذریعہ ہے۔ بلا شک سینچر ڈے یعنی آرام کا دن شروع میں آرام کے واسطے مقرر کیا گیا تھا۔ یہ نہایت دانائی و مصلحت سے ہے کہ وہ دن جو عیسائیوں میں عبادت کے لیے مخصوص ہے اس عمدہ کام کے لیے بھی مقرر کیا گیا۔ چونکہ اس دنیا کے کاروبار سے فراغت رہتی ہے۔ وہ شخص دانا نہیں ہے جو اُس روز وقت تہذیب اخلاق کی غرض سے اپنے ہفتہ بھر کے نیک و بد اعمال پر نظر ثانی کرنے کے لیے مقرر نہ کرے۔ چند غیر ملک والوں نے اسکاٹ لینڈ کے باشندوں پر نہایت سختی سے نکتہ چینی کی ہے کہ وہ یکشنبہ کے روز بڑے وہم و پابندی کے ساتھ مقررہ کام و عبادت کرتے ہیں۔ مگر ان نکتہ چینیوں کو غور کرنا لازم تھا کہ اسی کی بدولت اسکاٹ لینڈ والوں کا چال چلن معتبر و سنجیدہ و مضبوط ہوتا ہے فرنچ اس دن کو کھیل و تماشہ میں صرف کرتے ہیں جو اخلاق سے بعید ہے۔ ہمپر یہ عیب گیری کیجاتی ہے کہ شنبہ کے روز گاتے ہیں۔ مگر فرنچ کے لوگ اس روز کھانے پینے کا اسقدر زیادہ شوق کرتے ہیں کہ وہ دوسرے روز سنجیدگی چلنے کے لائق نہیں رہتے۔

۱۷- اخلاق کے ضمن میں ضروری ہے کہ عام انگلے کا بھی ذکر کیا جاوے اس علم و روشنی کے زمانہ میں جبکہ ہر شے کی جز جز اور باریک جانچ کیجاتی ہے۔ علم کی نسبت گفتگو کیجاتی ہے کہ وہ ایسی قوت ہے اسکے سب اشیا ماتحت ہیں۔ لیکن یہ اصول کہ علم طاقت ہے صرف وہیں درست و سچا ہو سکتا ہے جہاں اسکی ہی صرف ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا میں علم سے بھی افضل چیزیں ہیں جو ہاں زندہ قوموں میں اخلاق میں علم کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سرگرم دلی خواہش کی [illegible] جہاں نہ خواہش نہیں ہے وہاں روح مردہ رہتی ہے وہ وہاں بلند پروازی نہیں کر سکتی ایسی جگہ روح مثل سفید پرندے کے ہے جو اپنے قفس کی تیلیوں کو گھسا کرتا ہو۔ البتہ ہمارا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کوئی شخص خودی میں ایسا بھول جاوے

اور عام خلقت کی عظمت سے ایسا ناواقف ہو کہ خدا سے دعا مانگے تو بھی قانون قدرت اسکی مطلب برآری کے
واسطے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ ہم کبھی اسلیے دعا نہین مانگتے کہ خدا کی مرضی تبدیل کر دین بلکہ اسلیے کہ ہماری انسانی مرضی
خدا کی مرضی کے موافق ہو جائے۔ ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ کسی خاص معاملہ مین ہماری دعا کہانتک قبول ہو گی لیکن
ہم بخوبی جانتے ہین کہ اپنی طبیعت کو خدا کی رضامندی کے موافق کرنے مین یہ ضرور ہے کہ بصداقت اپنے خالق سے
دعا مانگین اور اسکی بارگاہ مین عاجزی کرین۔ دعا مانگنے کی عادت انسان کو پورا صاحب اخلاق بنا دیتی ہے لیکن
وہ شخص نہایت نادان جاہل ہے جو محض جھوٹ و لغو و کمینہ کامون مین خدا کی برکت چاہتا ہے۔ قدیم
زمانہ مین جب کہ بت پرستی جاری تھی انسان کسی کسی موقع پر دیوتا دیونسس یا ایفروڈیٹ
سے دعا مانگ سکتا تھا کہ اسکی اوباشی و شرابخواری کے کامون کو برکت دے۔ مگر اب روشنی کے
زمانہ مین وہ بات اب نہین رہی۔ عام تجربہ سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ سچی دعا جو کہ اخلاق کی
جزو اعظم ہے وہ آب و ہوا ہے جسمین نفس پرست عیاش و خود غرض دم نہین لے سکتا۔ لہذا اے نوجوانو
تمہین مناسب ہے کہ رسول کی اس نصیحت کو کہ "بلا ناغہ برابر دعا مانگا کرو" ... مین ہمیشہ
خالق کی مرضی پر بھروسہ رکھنے مین ہم اسپیچ مین ترقی چاہی، یہ اس مغروری و گستاخی کا
علاج ہے جو علم کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور جو بلا قیاس طبعی کے ذرا اچھی نہین معلوم ہوتی جیسا کہ ایک
مقدس بزرگ کی نصیحت ہے کہ کھانا کھانے کے قبل خدا سے دعا مانگو۔ اسطور ہمین لازم ہے کہ ہر کام
کے شروع مین سنجیدگی و صداقت و سرگرمی اپنے خالق سے دعا مانگین۔ اے نوجوانو مثل داؤد
کے اپنے پتھر کو خوب تیار کر کے اور اپنے ہتھیار کو سنبھالکر میدان جنگ مین جاؤ۔ مگر یقین رکھو
کہ تم خدا کیواسطے لڑتے ہو نہ شیطان کیواسطے۔ اپنے قلم یا تلوار کو اس صورت مین نہ چلاؤ جس سے گستاخی
و شیخی و خود نمائی ظاہر ہو بلکہ یکسان طور پر خوشی و رنج و فتح و شکست کے وقت عاجزی ہی کہو کہ اے باپ مجھے اپنی برکت دے

اشتہارات

یہ نئی کتب آپ ہی کے دیکھنے کے لائق ہین

۱- **انگریزی ملک الشعرا شیکسپیر** انسان کے دل کے نشیب و فراز و جوش و خوشی و رنج و امید و مایوسی و محبت و فریب و صداقت وغیرہ کے تصویر پیرایہ نقل مین آتا ہے مین یکتا ئ زمانہ ہے تمام یورپ مین اسکے نام کی عزت ہے - بندہ نے اسکے کل ناٹکون کا سلیس ہندی مین ترجمہ کیا ہے - حصہ اول ۱۰ ناٹک قیمت عہ - حصہ دوم ۱۱ ناٹک قیمت عہ

(۲) **کھیتی کی ودیا** **مول سدھانت** - اسمین ۳۰ عالم یورپ کے مطابق زمین کی زرخیزی کو ترقی دینے و اقسام اقسام کی کھاد بنانے ڈالنے و جنس تبدیل کرکے بونے و کھیت جوتنے و مویشی فربہ کرنے کے آسان طریقے بیان کیے گئے ہین - قیمت ۱۰ ہندی

(۳) **بدھوا بیاہ** ہندو بیوگان کا نکاح ثانی ازروے دھرم شاستر جایز ثابت کرنے اور اسکے مروج نہ ہونے سے ہزار ہا خرابیون کی بحث و مانع لوگون کے اعتراضات کے معقول جواب - قیمت ۱۰ ہندی -

(۴) - **دنیا کی مشہور پارسا و شوہر پرست عورتون** کے نہایت پر لطف و موثر نصیحت آمیز ۵۰ تذکرے - یہ نہایت قابل قدر انگریزی کتاب - کا ترجمہ ہے - (۱۰)

۵ - **انسان کی اولاد مین کس ترکیب سے حسن و جمال و ذہانت عقل و قوت پیدا کیجا سکتی ہے** یہ ایک امریکن مشہور حکیم و علم روح کے استاد کے لیکچر کا ہندی ترجمہ ہے - اسمین نہایت قوی و صاف علمی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ حاملہ ہونے کی حالت مین جو عورت کے خیالات و خواہشین و اعمال ہوتے ہین وہ خوبصورت و خوفناک اشیا و یکھتی ہے اور انھی سب کا مجموعہ وہ پیدا ہوتا ہے لہذا عورتون کا با اخلاق و تعلیم یافتہ ہونا بھی انسان کی ترقی کے لیے لابد ہے - قیمت ۳۰

۶- **ہتوپدیش** ۱۰ آئینہ تہذیب اخلاق کا ہندی ترجمہ -

۷- **بکھیات رانیون** کے جیون چرتر - ۸۰ ہندوستان کی مشہور رانیون کا ہندی ترجمہ ہے -

۸- **بال بیاہ** - ۲۰ بچون کی شادی کے نقصانات کا ہندی ترجمہ -

۹- **تین اتھیاسک روپک** ۳۰ تین تاریخی ناٹک کا ترجمہ ہندی ہے -

۱۰- **کرنل اولکوٹ کے لکچر ہندوستان کی گذشتہ و موجودہ و آیندہ حالت کا** ہندی ترجمہ - اسمین آریہ بزرگون کے اوصاف حمیدہ و ترقی کا حال بیان کرکے سامعین کو ترقی کرنے و حب الوطن ہونے کے لیے نہایت موثر و فصاحت آمیز تصنیف کی گئی ہے - قیمت ۲۰

۱۱- **انسان کے لیے سچی خوشی کس مین ہے** - یہ ایک لکچر ہے اسمین لکچرمین کتب مقدس کے سوالون سے ثابت کیا گیا ہے کہ انسان کا نتیجہ راحت اسکے دل کی حالت پر منحصر ہے - اسکو سچی خوشی اپنے فرائض ادا کرنے و کل کام نیک ضمیر کی ہدایت کی مطابق کرنے

ونیکی و قناعت و مطالعہ تعلیم و عبادت مین حاصل ہو سکتی ہے - قیمت ۱۰ر

۱۲- گرام ماٹھ شالہ و گریسیٹ نوکری ناٹک - اول ناٹک مین مدارس دیہاتی کی اصل کیفیت و کہانی لکھی ہے - دویم مین وہ کل خرابیان و دقتین ظاہر کی گئی ہین جو سرکاری نوکری حاصل کرنے مین پیش آتی ہین - ناظرین پر نقل کے پیرایہ مین روشن کر دیا گیا ہے کہ نوکری سے بدتر انسان کے لیے دوسرا پیشہ نہین ہے - ۳ر

۱۳- زبان ہندی کی ترقی کن کن صورتون سے ہونا ممکن ہے - یہ میرا لکچر ہے جو الہ آباد مین ایک عالی مجلس کے روبرو دیا گیا تھا - ۲ر

۱۴- آئینہ تہذیب اخلاق - یہ کتاب مشہور عالم بے بدل جناب پروفیسر بلیکی صاحب کی سلف کلچر کا اردو ترجمہ ہے اسکے اول حصہ مین طبعی لیاقت و غور و خوض یاد و دلیل کرنے کی قوتون کو ترقی دینے پر اثر و دلاویز تحریر یا عام جلسون مین تقریر کرنے و غیر زبانون مین کامل دستگاہ حاصل کرنے کے عمدہ و آسان طریق بیان کیے گئے ہین - دوئم مین تندرستی و قوت دماغی کی دربان کی نسبت و کثرت کرنے کے فائدے و کھانے و پینے و سونے و غسل کرنے و ہوادار مکان مین رہنے وغیرہ کے فائدے اور طریق مفصل تحریر ہین - سوئم مین نہایت پر اثر فصاحت سے ثابت کیا گیا ہے کہ انسان بلا نیک چلن و صاحب اخلاق ہونے کے ہر قسم اقسام کے مصائب و آفات و غم و رنج مین مبتلا و خراب و خستہ حالت مین رہتا ہے اوصاف اخلاقی مین بزرگون کی و فرمانبرداری مین اطاعت و راستبازی و ترک دکھاوے و فیاض دلی و عمدہ صفت و خوبصورتی و تحمل تعریف کرنا و انکے حاصل کرنے کی آرزو کرنا - و اعتدال و کفایت شعاری و دولت و رسوخ جانے کی آرزو کی غلطی واسطے ترک کرنے و ثابت قدمی و ہمت و کوشش و دل کو ہر زمانہ کے بزرگون کو پند و نصائح سے بھرا رکھنے و نیک صحبت و خدا سے روز دعا مانگنے کی عادت ڈالنے کے بارے مین نہایت پر اثر طور پر نصیحتین کی گئی ہین یہ کتاب کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان بی - اے - اور ایف - اے مین داخل ہے اور انگریزی علم ادب مین ایک بیش بہا رتن خیال کیجاتی ہے - جن صاحبون کو اس ترجمہ کے دیکھنے کا شوق ہو اسکی قیمت معہ محصول ڈاک میرے پاس بھیجکر طلب فرمائین -

۔۔ فروری ۱۸۸۷ع کو مجلس فیکلٹی آف آرٹس پنجاب یونیورسٹی مین یہ کتاب پسند و مقبول ہو کر قابل درس قرار دی گئی اور مترجم کو امداد عطا ہوئی ۱۰۰ر سب سے زیادہ قابل تعریف یہ ہے کہ منشی کاشی ناتھ صاحب نے اول اخلاقی کتب انگریزی کا ترجمہ کرنا شروع کیا ہے صرف یہ کہنا کافی ہے کہ سلاست زبان و با محاورہ الفاظ انکے کمال کو ظاہر کر رہے ہین " اخبار پنجاب ۲۰ جنوری ۱۸۸۷ عیسوی - اسکا ترجمہ زبان ہندی مین بھی موجود ہے قیمت بھی ۱۰ر

۱۵- رسالہ سچی شرافت - یہ نہایت مشہور عالم بے بدل جناب فیض مآب اسمائیل صاحب کی اعلی تصنیف سلف ہیلپ کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ ہے اسمین نہایت پر اثر و دلاویز طور پر تفصیل وار بیان کیا گیا ہے کہ سچی شرافت کا اصل مطلب کیا ہے اور وہ کن کن خوبیون کی چیز ہے اسمین کیا قوت ہوتی ہے اور جو انسان اسکے اعلی درجہ سے آراستہ ہوتا ہے وہ کتنا صاحب طاقت و ہر دل عزیز ہوتا ہے اور اسکے حاصل کرنے کے عمدہ و مناسب وسائل و طریق کیا ہین - اسمین چند سچے شرافت کی مثالین بھی درج ہین در اصل یہ رسالہ کو جوانون کو سچا شریف و راستباز و صاحب اخلاق و نیک چلن بنانے کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے بشرطیکہ وہ اسکی نصیحتون پر عمل کرین - قیمت ۲ر معہ محصول ڈاک ہے جن صاحبون کو اس ترجمہ کے دیکھنے کا شوق ہو منگا لین

طلب فرمائیں -
منشی کاشی ناتھ صاحب اپنے ترجموں میں بہت کچھ سلاست کا لحاظ رکھتے ہیں اور
ایسی نثر عبارت لکھتے ہیں کہ دل سے نکلے اور دل میں جا نشین ہو گو وہ نور لاہور ۲۴ امر
دسمبر ۱۸۸۶ع - در اصل سچی شرافت کی یہ تصویر منشی کاشی ناتھ صاحب نے ہماری
نظر کے سامنے رکھدی ہے - اس رسالہ کی تعریف میں جسقدر کہا جاوے تھوڑا ہوگا"
دبدبہ قیصری بریلی مجلس پنجاب یونیورسٹی نے اس کتاب کو بھی پسند و مقبول فرمایا ہے -

۱۶ - ہندوستان کی مشہور نیک و شریف رانیوں کا تذکرہ

اس رسالہ میں ان سب رانیوں کا تذکرہ مفصل بہ ارتاریخی صحت کے ساتھ لکھا گیا ہے
جو شروع ایام عہد مسلمانوں سے لیکر آج تک اس ملک میں نیک و مدبر و منتظم
و پارسا و شوہر پرست شجاع و عالم و فیاض طبع و نیک سیرت مشہور ہوگئی ہیں یہ
رسالہ ہندی میں بھی لکھا ہوا ہے جسپر حضور اعلےٰ سری مہاراجا اودے پور نے راقم کو
معقول انعام عطا فرمایا ہے یہ دوبارہ بہت کچھ بڑھا کر طبع کیا گیا ہے - قیمت معہ محصول
ڈاک ۱۰ / جن صاحبوں کو اسکے دیکھنے کا شوق ہو بندہ سے طلب فرمائیں -
"بیشک یہ کتاب ہے جس سے موجودہ زمانہ کی پاک دامن عورتیں سبق و نصیحت
قبول کر سکتی ہیں زبان اردو نہایت سلیس و عام فہم ہے - یہ کتاب عورتوں کی عمدہ تواریخ
ہے ناظرین قدر دانی کرینگے" دبدبہ قیصری ۲۰ دسمبر ۱۸۸۶ع
مجلس پنجاب یونیورسٹی نے اس کتاب کو بھی پسند فرمایا ہے -

۱۷ - بچپن کی شادی کی رسم کے نقصانات

اس رسالہ میں مضبوط دلائل و مباحثہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہمارے ہموطنوں میں
قبل بلوغ بچوں کی شادی کر دینے کی بد رسم انکو ضعیف و کمزور و کم عمر و کاہل و پست
ہمت و بد اخلاق بناتی و عورتوں کی قابل افسوس حالت رکھنے کی باعث ہے - قیمت
معہ محصول ڈاک ۲/ یہ رسالہ ہندی میں بھی ہے قیمت ۲/

۱۸ - تین تاریخی ناٹک

۱ - دختر باکرہ راجہ سندھ - ۲ - رانی گنور (بھوپال)

۳ - خواب راجہ لوچی پسری رام چندر -

اسمیں نقل کے پیرایہ میں نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے کہ شہوت کے غلبہ سے
بھلو بھولے پر انسان بے تمیز و بے عقل و بے حیا و بے شرم ہو جاتا ہے - جو لوگ
نفس امارہ کی بیجا خواہشوں کو ضبط نہیں کرتے ہیں دنیا میں خوار و ذلیل و بدنام ہوتے
ہیں گو وہ کیسے ہی اعلےٰ امرتبہ و شان و حشمت رکھتے ہوں جن صاحبوں کو ان ناٹکوں
کے دیکھنے کا شوق ہو قیمت ۱۴ / معہ محصول ڈاک بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمائیں یہ ہندی میں

جی ہے قیمت ۴؍ روپیہ کتاب نہایت عمدہ ہے خصوصاً اسکی کہانی نہایت دل پسند و فائدہ بخش و جوش حب الوطنی پیدا کرنی والی ہے،، بابو ہرپرسین چندر صاحب بھارت ایڈیٹر

۱۹ سوانح عمری لارڈ کلایو بانی عملداری سرکار انگریز درمیان ہند

یہ کتاب مشہور زبردست عالم لارڈ مکاسلے کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ مصنف نے لارڈ کلایو کی سوانح عمری کے پیرایہ مین سرکار انگریز کی عملداری کے شروع زمانہ ابتر و درہم برہم کیفیت ملک و باشندگان کی بے مدد و ترسناک حالت و حکام انگریز کی لوٹ و ظلم و ستم اور دیسی نوابون کا انکے ہاتھ مین مثل پتلی کے ناچنا وغیرہ مثل تصویر کے نہایت خوش رنگون مین رنگا ہے گویا اس زمانہ کی حالت کی ہو بہو تصویر نظر کے سامنے کھڑی کردی ہے۔ اس عالم تاریکی کے درمیان ایماندار و فیاض دل و رحیم اشخاص بھی مثل روشن تارون کے چمکے ہین۔ انکی روشنی کے سایہ بھی اس کاریگر نے اپنے زبردست قلم سے ہو بہو رنگا ہے۔ در اصل لارڈ مکالے کی تصنیف اس زمانہ کی صحیح و ذرور عات قابل قدر تاریخ ہے۔ یہ ترجمہ بندہ کا کیا ہوا عام فہم و سلیس اردو مین ہے۔

قیمت ۸؍

المشتہر

کاشی ناتھ کھتری

سرسا ضلع الہ اباد